www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب:

شرک

شرک کی حقیقت:

''شرک'' مجرد سے اسم مصدر ہے، اور مزید فیہ سے '' اَشْرَكَ ''آتا ہے۔ بمعنی حصہ، کہا جاتا ہے کہ '' بِيْعَ شِرْكٌ مِنْ دَارِهٖ '' اس کے گھر کا ایک حصہ بیچ دیا گیا۔

قرآنِ مجید سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ ط ﴾ (سبا: ۲۲)

''اور نہیں ہے ان دونوں (زمین و آسمان) کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط ﴾ (فاطر: ۴۰)

''کیا ہے ان کے لئے آسمانوں کی پیدائش میں کوئی حصہ؟''

اور موسیٰ علیہ السلام کی اللہ سے دعا (ہارون علیہ السلام کو بطور معین مانگنے کے) بھی اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ سورۃ طٰہٰ (آیت: ۳۲) میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی:

﴿ وَأَشْرِكْهُ فِيْٓ أَمْرِيْ ۝ ﴾

''اور میری دعوتی مہم میں اس کو میرا حصہ دار بنا دے۔''

'' الشركة '' دو یا دو سے زیادہ حصوں کو اس طرح ملانا کہ ایک دوسرے سے امتیاز مشکل ہو، اور '' شراك '' جوتے کے تسمے کو کہتے ہیں۔ [1]

ہر سہ معانی کے اعتبار شرک کا شرعی مفہوم یہ ہوگا کہ: ''اللہ کی ذات، صفات اور عبادت

---

[1] المعجم الوسيط، لسان العرب، المنجد، مصباح اللغات، مادہ ش، ر، ك.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی غیر کو حصہ دار سمجھنا۔''

☆ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ شرک کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

((وَجُمَّاعُ الْاَمْرِ اَنَّ الشِّرْكَ نَوْعَانِ شِرْكٌ فِی الرَّبُوْبِيَّةِ بِاَنْ يُجْعَلَ لِغَيْرِهِ مَعَهُ تَدْبِيْرٌ ..... فَبَيَّنَ اَنَّهُمْ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اِسْتِقْلَالًا وَلَا يُشْرِكُوْنَهُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذَالِكَ وَلَا يُعِيْنُوْنَهُ عَلٰى مُلْكِهِ ـ شِرْكٌ فِی الْاُلُوْهِيَّةِ بِاَنْ يَدْعُوَ غَيْرَهُ دُعَاءَ عِبَادَةٍ اَوْ دُعَاءَ مَسْئَلَةٍ.)) [1]

''خلاصہ کلام اور جامع بات یہ ہے کہ شرک کی دو قسمیں ہیں! ایک ہے شرک فی الربوبیۃ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو کائنات کی تدبیر اور تصرف و پرورش میں شریک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ مشرکین کے یہ خود ساختہ الٰہ نہ تو ذاتی طور پر کسی چیز کا ذرہ برابر اختیار رکھتے ہیں، نہ اس کے ساتھ شریک ہیں اور نہ ہی اس کی بادشاہی اور حکومت میں اس کے مددگار ہیں، اور دوسری قسم ہے شرک فی الالوھیۃ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی غیر کو عبادت کے طور پر یا غیبی مدد کے لیے پکارا جائے۔''

☆ اور ان کے شاگرد رشید حافظ ابن قیم رحمہ اللہ یوں رقم طراز ہیں:

وَالشِّرْكُ فَاحْذَرْهُ فَشِرْكٌ ظَاهِرٌ
ذَالْقِسْمِ لَيْسَ بِقَابِلِ الْغُفْرَانِ
وَهُوَ اِتِّخَاذِ النِّدُ لِلرَّحْمٰنِ
اَيًّا كَانَ مِنْ حَجَرٍ وَّمِنْ اِنْسَانِ
يُدْعَوْهُ اَوْ يُرْجَوْهُ ثُمَّ يَخَافُهُ وَيُحِبُّهُ كَمَحَبَّةِ الدَّيَّانِ [2]

''شرک سے بچو! ایک قسم شرک کی بالکل کھلا شرک ہے، یہ قسم بخشے جانے کے

---

[1] اقتضاء الصراط المستقيم، ص: ۳۵۷ طبع ۱۹۵۰ء

[2] الكافيه الشافيه فی الانتصار للفرقة الناجيه، المعروف بقصيدة نونيه، ص: ۱۷۰. طبع هند، سنه ۱۳۵٦ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنا دیا جائے خواہ پتھر ہو یا انسان۔ اس طرح کہ مصیبت کے وقت اس کو مدد کے لیے پکارا جائے یا اس سے نفع پہنچانے کی امید کی جائے، یا غیبی طور پر ضرر پہنچانے کا خوف کیا جائے یا اس کے ساتھ اللہ کی طرح محبت کی جائے۔''

☆ الحافظ، المفسر، الفقیہ، الواعظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب '' **تذكرة أولى البصائر في معرفة الكبائر** '' (ص:۱۹) پر شرک کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

((اَلشِّرْكُ: هُوَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا، أَوْ تَعْبُدَ مَعَهُ غَيْرَهُ مِنْ حَجَرٍ أَوْ بَشَرٍ، أَوْ شَمْسٍ، أَوْ قَمَرٍ، أَوْ نَبِيٍّ، أَوْ جِنِّيٍّ، أَوْ نَجْمٍ، أَوْ مَلَكٍ، أَوْ شَيْخٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ.))

'' شرک یہ ہے کہ آپ کسی کو اللہ کا شریک سمجھیں، یا اس کے ساتھ کسی غیر مثلاً پتھر، انسان، سورج، چاند، نبی، جن، ستارے، فرشتے یا کسی شیخ کی عبادت کرنا شروع کر دیں۔''

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ شرک کی حقیقت بایں الفاظ بیان کرتے ہیں:

((حَقِيْقَةُ الشِّرْكِ أَنْ يَعْتَقِدَ اِنْسَانٌ فِيْ بَعْضِ الْمُعَظَّمِيْنَ مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْآثَارَ الْعَجِيْبَةَ الصَّادِرَةَ مِنْهُ اِنَّمَا صَدَرَتْ لِكَوْنِهِ مُتَّصِفًا بِصِفَةٍ مِنْ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِمَّا لَمْ يُعْهَدْ فِيْ جِنْسِ الْاِنْسَانِ بَلْ يُخْتَصُّ بِالْوَاجِبِ جَلَّ مَجْدُهُ لَا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهِ اِلَّا أَنْ يَخْلَعَ هُوَ خِلْعَةَ الْأُلُوْهِيَّةِ عَلٰى غَيْرِهِ أَوْ يُغْنٰى غَيْرُهُ فِيْ ذَاتِهِ، وَيَبْقٰى بِذَاتِهِ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا يَظُنُّهُ هٰذَا الْمُعْتَقِدُ مِنْ أَنْوَاعِ الْخُرَافَاتِ.))

'' شرک کی حقیقت یہ ہے کہ انسان، بزرگوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھ لے کہ ان سے جو عجیب عجیب آثار و (کرامات) صادر ہوتی ہیں وہ اس لئے صادر ہوئیں کہ وہ ان صفاتِ کمال سے موصوف ہیں۔ جو کہ جنس انسانی میں نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے، بلکہ واجب جلّ مجدہ کے ساتھ ہی مخصوص ہیں، اور غیر اللہ میں صرف اس صورت میں پائے جاتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ غیر پر خلعتِ الوہیت ڈال (پہنا) دے یا وہ غیر، اللہ کی ذات میں فنا اور اس ذات کے ساتھ باقی ہو جائے یا ایسے کوئی دوسرا فاسد اور خرافاتی قسم کا عقیدہ رکھ لے۔''

شاہ صاحب رحمہ اللہ کی اس عبارت سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمیشہ بڑی ہستیوں کو ہی اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنایا جاتا ہے۔

لیکن الٰہیت میں ان کی پوزیشن کیا ہوتی ہے مستقل یا غیر مستقل؟ پس اس کے متعلق رقم طراز ہیں:

((وَمِنْهُمْ مَنْ اِعْتَقَدَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ وَهُوَ الْمُدَبِّرُ، لٰكِنَّهُ قَدْ يَخْلَعُ عَلٰى بَعْضِ عَبِيْدِهِ لِبَاسَ الشَّرَفِ وَالتَّأَلُّهِ، وَيَجْعَلُهُ مُتَصَرِّفًا فِيْ بَعْضِ الْأُمُوْرِ الْخَاصَّةِ، وَيَقْبَلُ شَفَاعَتَهُ فِيْ عِبَادِهِ بِمَنْزِلَةِ مَلِكِ الْمُلُوْكِ يَبْعَثُ عَلٰى كُلِّ قُطْرٍ مَلِكًا، وَيُقَلِّدُهُ تَدْبِيْرَ تِلْكَ الْمَمْلَكَةِ فِيْمَا عَدَا الْأُمُوْرِ الْعِظَامِ.)) [1]

''اور مشرکین کا اعتقاد تھا کہ اللہ سردار ہے، اور وہی مدبر ہے، مگر گاہے بگاہے وہ اپنے کسی بندے کو شرف والوہیت کا خلعت عطا کر دیتا ہے، اور بعض خاص خاص کاموں میں اسے متصرف بنا دیتا ہے، اور بندوں کے حق میں ان کی سفارش قبول کرتا ہے۔ یہ ویسا ہی درجہ ہے جیسے کہ بادشاہ اپنی سلطنت کے ہر علاقے میں ایک ملک (حاکم) بھیج دیتا ہے اور اہم امور کے علاوہ باقی باتوں میں ان (حکام) کو اس مملکت کا انتظام سپرد کر دیتا ہے۔''

قرآنِ مجید کی روشنی میں شرک کو پہچانئے!

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں ﴿ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [یونس: ۳، ھود: ۲٤]، ﴿ اَنّٰى

[1] حجة اللّٰه البالغة ۱/ ٦١ مطبوعه فاران اکیڈمی، لاهور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُسۡحَرُوۡنَ ﴾ [المؤمنون: ۸۹] ، ﴿ أَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴾ [المائدة: ۷۵] اور ﴿ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴾ [البقرہ: ٤٤] کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، وہاں شرک کی نفی کی گئی ہے، اسی طرح جہاں " سُبۡحَانَ " اور " تَعٰالٰی " ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہاں بھی شرک کی تردید ہوتی ہے، لہٰذا اس قاعدہ اور اصول کو ذہن نشین کر کے قرآنِ مجید کا مطالعہ کریں تو شرک کی حقیقت خود بخود عیاں ہو جائے گی۔ اور ذہن انسانی فیصلہ کرتا جائے گا کہ واقعتاً یہی وہ صفات ہیں جو غیر اللہ میں ثابت کر دی جائیں تو شرک لازم آتا ہے۔ چنانچہ:

۱۔ ﴿ اَئِنَّكُمۡ لَتَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخۡرٰى قُلۡ لَّاۤ اَشۡهَدُ قُلۡ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۝ ﴾ (الانعام: ۱۹)

"کیا تم لوگ واقعی اس بات کی گواہی دو گے کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں؟ آپ کہیے کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا ہوں، آپ کہیے کہ وہ اکیلا معبود ہے، اور میں بے شک ان معبودوں سے اظہارِ براءت کرتا ہوں جنہیں تم لوگ اللہ کا شریک بناتے ہو۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

۲۔ ﴿ وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَاِنَّهٗ لَفِسۡقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓئِهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُوۡنَ ۝ ﴾

(الأنعام: ۱۲۲)

"اور اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ یقیناً فسق ہے، اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں، تاکہ وہ لوگ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم ان کی بات مان لوگے، تو بے شک تم مشرک ہو جاؤ گے۔"

۳۔ ﴿ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝ ﴾ (الأعراف: ۱۹۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس جب اللہ نے ان دونوں کو ایک تندرست بچہ دیا، تو اللہ نے انہیں جو دیا اس میں اللہ کا دوسروں کو شریک بنانے لگے، اللہ ان کے شرکیہ اعمال سے برتر و بالا ہے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

٤۔ ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ ﴾

(الأنبياء: ٢٦)

''اور انہوں نے کہا کہ رحمٰن نے اپنی اولاد بنا رکھی ہے، وہ اس عیب سے پاک ہے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ:

٥۔ ﴿ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون: ٩١)

''اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوقات کو لے کر الگ ہو جاتا، اور ان میں سے ہر ایک دوسرے پر چڑھ بیٹھتا، اللہ ان تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، جنہیں لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔''

اور اس کے معاً بعد فرمایا:

٦۔ ﴿ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

(المؤمنون: ٩٢)

''وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے پس وہ ان معبودوں سے بہت ہی بلند و بالا ہے جنہیں مشرکین اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔''

اور سورۃ القصص میں فرمایا:

٧۔ ﴿ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (القصص: ٦٨)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور آپ کا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے (اپنی رسالت کے لئے) چن لیتا ہے، ان مشرکین کو کوئی اختیار نہیں (کہ وہ ہمارے شریک چنیں) اللہ تمام عیوب سے پاک اور مشرکوں کے شرک سے بلند و بالا ہے۔''

اور سورۃ الروم میں ارشاد فرمایا:

۸۔ ﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآءِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (الروم: ٤٠)

''وہ اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تمہیں روزی دی ہے، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہے۔ اس کی ذات پاک و بے عیب ہے، اور ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔''

اور سورۃ الحشر میں ارشاد فرمایا:

۹۔ ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

(الحشر: ٢٣)

''وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ شہنشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، سلامتی دینے والا ہے، امن وسکون عطا کرنے والا ہے، سب کا نگہبان ہے، زبردست ہے، ہر چیز پر غالب ہے، شانِ کبریائی والا ہے، اللہ مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔''

آیات کا ماحصل:

مذکورہ بالا آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک نام ہے مخلوق پرستی کا، یعنی یہ کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱: آپ اعتقاد رکھیں کہ اللہ بھی الٰہ ہے، اور اس کے ساتھ یہ بھی الٰہ ہیں۔

(۲: کسی مخلوق کو انسانی زندگی کے لئے شارع و قانون ساز مانیں۔

(۳: کسی مخلوق کو پرستش کا مستحق سمجھیں، اولاد دینے والا، اور روزی رساں بھی اسی کو مانتے رہیں۔

(۴: کسی مخلوق کو خالقِ کائنات کا بیٹا، بیٹی (ماں، باپ یا بیوی، شوہر) قرار دیں۔

(۵: کسی مخلوق کے بارے میں تصور ہو کہ وہ عالم الغیب ہے۔

(۶: کسی مخلوق کو خالق، روزی رساں، زندگی بخشنے والا اور مارنے والا سمجھیں۔ (اسی کا نام شرک فی التصرف ہے۔)

(۷: کسی مخلوق کو اللہ عزوجل کے اسماء وصفات سے کسی اور کو متصف ماننا۔ (اس کا نام شرک فی الاسماء والصفات ہے۔)

(۸: غیر اللہ کے بارے میں یہ تصور ہو کہ وہ فوق الطبعی (Supernatural) قوتوں کا مالک ومختار ہے۔

اہم فائدہ:..... قرآنِ کریم کی ان آیات میں غور وفکر کرنے کے بعد شرک کی جو حقیقت واضح ہوتی ہے۔ وہ صرف لفظ ''شرک'' سے بھی سمجھ میں آ سکتی ہے، بشرطیکہ انسان فکر سلیم وصحیح کا مالک ہو۔

لفظ ''شرک'' کے معنی ہیں ''شراکت''، ''حصہ داری'' اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے کو ''مشرک'' کہا جاتا ہے۔ اب جب تک کسی چیز میں فریقین کا ساجھا نہ ہو، وہ باہم شریک کیسے ہو سکتے ہیں؟

تو شراکت کے لئے حصے داری ضروری ہے۔ اب اگر مشرک عبادت میں اللہ کا حصہ نہیں دیتا، ساری عبادت غیر اللہ کی کرتا ہے تو اس کا یہ فعل شرک کیسے ہوگا؟ اور وہ مشرک کیونکر بنے گا؟ لفظ شرک کا تقاضا اور معنی ہی یہ ہے کہ:

☆ اللہ کی عبادت بھی کرے، اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت بھی کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ کو شارع بھی مانے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شارع اور قانون ساز بھی مانے۔

☆ اللہ کو عالم الغیب بھی تصور کرے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی عالم الغیب سمجھے۔

☆ اللہ کو خالق، روزی رساں، زندگی بخشنے والا اور مارنے والا سمجھے اور اس کے ساتھ ساتھ بعینہٖ یہ عقیدہ کسی دوسرے کے متعلق بھی رکھے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ تصور ہو کہ وہ فوق الطبعی قوتوں کا مالک ہے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کے متعلق بھی یہ عقیدہ رکھے، وغیرہ۔

تب یہ شرک بنے گا، چنانچہ مفسر قرآن، حبر الامۃ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اَلْمُشْرِكُ الَّذِيْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ.)) [1]

''مشرک وہ ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے کسی معبود کی عبادت کرے۔''

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

البتہ ایک شبہ باقی رہ جاتا ہے وہ یہ کہ بعض کتابوں میں '' **بالذات** '' اور '' **بالإستقلال** '' کی قید لگی ہوئی ہے، یعنی '' شرک '' کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے؛ شرک کا معنی یہ ہے کہ ایسی قوت، قدرت، ملکہ، صفت اور خاصہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص و مختص ہے اس کو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے بالذات ثابت کیا جائے۔ اور اس کو متصرف فی الامور حقیقی طور پر مانا جائے۔'' [2]

ازالہ :..... یاد رہے کہ قرآن و حدیث میں جہاں بھی شرک کا ذکر ہے، وہاں '' **شرك باللّٰه** '' مذکور ہے۔ مثلاً '' **لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ** ''، '' **وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ** '' اور '' **لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ** '' وغیرھا۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الرعد.

[2] عقیدہ توحید اور حقیقت شرك، ص: ۱۵۸، از طاهر القادری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اندازِ بیان سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ مشرک بنیادی طور پر اور بالذات اوّل ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتا ہے، بعدہٗ کبھی کسی غیر اللہ کی عبادت کر کے اسے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے، تو نہ صرف مشرکین اللہ کی عبادت کرتے تھے، بلکہ وہ مستقلاً ہمیشہ تو اللہ کی عبادت کرتے تھے، ہاں کبھی کسی دوسرے کی عبادت کرتے تھے، اس طرح وہ شرک کے مرتکب ہو کر مشرک ٹھہرے، قرآن و حدیث میں اس اسلوب کے برعکس آپ کو کہیں دوسرا اسلوب نہیں ملے گا، جس سے یہ ثابت ہوا کہ وہ اوّل اور بالذات تو غیروں کی عبادت کرتے تھے، پھر کبھی اللہ عزوجل کی پرستش بھی کرتے تھے، نہ! ہرگز ایسا اندازِ بیان آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ فافہم وتدبر!

ثانیاً: استقلال یا بالذات کی قید قرآن و حدیث میں موجود نہیں اور نہ ہی اقوال سلف میں، اور طاہر القادری جیسے جن لوگوں نے یہ قید بڑھائی ہے، ان کی یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ مخلوق کا اپنا وجود ہی جب ذاتی اور مستقل نہیں ہے، بلکہ عارضی ہے، تو اس کی کوئی بھی صفت کیونکر مستقل کہلا سکتی ہے۔ جس کی نفی کرنے کی نوبت آئے، لہٰذا قرآن حکیم میں جن مقامات پر بندگانِ ربّ العالمین سے تخلیق و ترزیق، ملک و تصرف، علم و اختیارات اور شفاعت وغیرہ کی نفی کی گئی ہے، اس سے مراد قوت عطائی اور عارضی ہی کی نفی ہے نہ کہ ذاتی اور مستقل کی۔

☆ مزید برآں مولانا غلام اللہ خان حنفی رقم طراز ہیں: ''جن کتابوں میں بالاستقلال یا بالذات کی قیدیں آئی ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے پیروں، فقیروں اور پیغمبروں کو طاقت دی ہے کہ جس وقت جو چاہیں جان لیں۔ یا جس کو چاہیں نفع یا نقصان پہنچا دیں۔ تو اس معنی کے بموجب حاصل کرنے میں بالعرض ہیں، اور اس طاقت کو استعمال کرنے میں مستقل ہیں یا بالذات کا یہ معنی بالعرض کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے، اور یہی معنی غیر اللہ کے لئے ماننا کفر اور شرک ہے۔ فافہم [1]

---

[1] تفسیر جواهر القرآن.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کے نقصانات:

(۱) شرک سب سے بڑا گناہ ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ، قُلْنَا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: أَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ .)) [1]

''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: ضرور بتایئے! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی۔''

(۲) شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾ (لقمان: ۱۳)

''بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔''

فائدہ:.....ظلم کہتے ہیں: ''کسی چیز کو اس کے اصل مقام ومحل سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنے کو۔'' [2]

لہٰذا جس نے اللہ کے علاوہ کی پرستش کی، یقیناً اس نے عبادت کو اپنی اصل جگہ سے ہٹا کر غیر محل میں استعمال کیا، اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔

(۳) میدانِ جنگ میں مشرک کا خون اور مال حلال ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ط ﴾ (التوبة: ٥)

''پس جب امن کے (چار) مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، اور انہیں گرفتار کرلو اور انہیں گھیرلو، اور ہر گھات میں لگنے کی جگہ پر ان کی تاک میں بیٹھے رہو۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر، رقم: ٥٩٧٦.

[2] المنجد، لسان العرب، معجم الوسيط، مادة "ظلم".

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا.)) [1]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار نہ کرلیں، اور جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو مجھ سے اپنے خون اور مال کی حفاظت کرلیں گے، مگر اس کے حق سے۔''

(۴) مشرک کی تمام بھلائیاں برباد اور تمام اعمال غارت ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس جماعت سیّدنا ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داوٗد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کا ذکر خیر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (أنعام: ۸۸)

''اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے۔''

حتیٰ کہ خاتم الأنبیاء ﷺ کو بھی مخاطب کرکے ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾ (الزمر: ٦٥)

''اور آپ کو اور ان رسولوں کو جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر آپ نے اللہ کا کسی کو شریک بنایا تو آپ کا عمل ضائع ہوجائے گا، اور آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔''

(۵) مشرک کی بخشش نہیں ہوگی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (النساء: ٤٨)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب قوله تعالیٰ فإن تابوا ..... فخلوا سبیلهم، رقم: ۲۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے، اور اُس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔''

(۶) مشرک پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔ اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں پڑا رہے گا۔

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ﴾ (المائدہ: ۷۲)

''بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو سورۂ اعراف کی آیت (۵۰) میں بھی بیان کیا ہے، فرمایا:

﴿ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

''اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو، یا اور کچھ دے دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے، تو اہل جنت کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کر دیا ہے۔''

اس پر مستزاد آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو، جس کے راوی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْا لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ.)) [1]

''جو شخص اس حال میں مر گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا، تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

(۷) مشرک اپنے معبودوں کو مختار سمجھتا ہے اور تصرفاتِ الٰہیہ میں ان کو شریک کرتا ہے، اس لئے اسے دنیا میں کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے، تاکہ ان معبودوں

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٤٩٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کمزوری اس پر واضح ہو جائے۔

﴿ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ ﴾ (الاسراء: ۵۸)

''اور (کفر وشرک کرنے والوں کی) کوئی بستی نہیں، مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اسے ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب سے معذب کریں گے۔ یہ کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔''

اس آیت پر شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یعنی تقدیر میں لکھ چکے، ہر شہر کے لوگ ایک بزرگ ٹھہرا کر پوجتے ہیں کہ ہم اس کی رعیت ہیں اور اس کی پناہ میں ہیں۔ سو وقت آنے پر کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون: ۸۸)

''اور وہی پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔''

(۸) مشرک کے لئے سفارش نہیں ہوگی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کبریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ.)) [1]

''روزِ قیامت میری سفارش سے بہرہ مند وہ شخص ہوگا، جس نے خالصتاً تہ دل سے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہوگا۔''

قرآنِ مجید میں ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے سفارش کی، تو یہ سفارش نہ صرف نامقبول ہوئی، بلکہ خود سفارش سے ہی منع کر دیا گیا، کیونکہ وہ مشرک تھا، سورۂ ھود آیت (۴۸) میں ہے:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۹۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ﴾ (هود: ٤٨)

''پس آپ ایسا سوال نہ کیجئے جس کا آپ کو کوئی علم نہ ہو، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادانوں میں سے نہ ہو جایئے۔'' [1]

یہی حال اپنے مشرک باپ کے لئے سیّدنا ابراہیم کی سفارش کا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ : يَا رَبِّ أَنْتَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ وَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.))

''ابراہیم کہیں گے؛ اے رب!'' تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا، لیکن اس رسوائی سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوسکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ، فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ.)) [2]

''پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا وہاں پڑا ہوگا، چنانچہ اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

﴿ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ ﴾

---

[1] ترجمه تيسير الرحمٰن لبيان القرآن.

[2] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: ٣٣٥٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شرک'' بعثت نبوی ﷺ سے قبل اور مابعد:

قبل اس کے کہ ہم مشرکین مکہ کے شرک کی کیفیت کا تذکرہ کریں، جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی یا ان رسومات شرکیہ کا خاکہ پیش کریں جو آج کے اس دور میں لوگوں میں پائی جاتی ہیں انتہائی ضروری ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے قبل شرک کی صورتیں بیان کی جائیں، تاکہ شرک کا معنی ومفہوم مکمل طور پر سمجھ آ جائے۔ کیونکہ شرک کی مکمل صورت گری اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ ﷺ سے پہلے کے شرک اور بعثت کے وقت کے شرک کو بیان نہ کیا جائے۔

قومِ نوح علیہ السلام:

یہ لوگ ''ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر کو الٰہ مان کر ان کی عبادت کرتے تھے۔

﴿ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ ﴾ (نوح: ۲۳)

''اور انہوں نے کہا کہ لوگو! تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو، تم ودّ کو نہ چھوڑو اور نہ سواع کو، نہ یغوث، یعقوق اور نسر کو۔''

اس لئے سیّدنا نوح علیہ السلام نے صدا بلند کی:

﴿ مَالَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط ﴾ (الأعراف: ۵۹)

''اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔''

اللہ ربّ العزت کی کبریائی وعظمت سے بڑھ کر ان کے دلوں میں ان (پنجتن پاک) کی محبت اور وقار قائم تھا۔ اس لئے نوح علیہ السلام نے فرمایا:

﴿ مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ ﴾ (نوح: ۱۳)

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے رب کی عزت ووقار سے نہیں ڈرتے۔''

مشکلات میں اللہ تعالیٰ کے سوا پنجتن پاک کو مددگار سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرق کر دیا گیا تو ان کے اس عقیدہ کا بطلان ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

﴿ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْصَارًا ۝ ﴾ (نوح : ۲۵)

''پس انہوں نے اللہ کے سوا مددگاروں کو نہیں پایا۔''

قومِ ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

یہ لوگ شرک فی الأسماء کے مرتکب تھے، انہوں نے اپنے معبودانِ باطلہ کے مختلف نام رکھے ہوئے تھے، سیّدنا ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کا یہی جھگڑا تھا۔ اور اسی پر مجادلہ ہوتا رہا۔ جس کا ثبوت درج ذیل آیت کریمہ سے ملتا ہے:

﴿ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط ﴾ (الأعراف : ۷۱)

''(یعنی ہود علیہ السلام نے کہا:) کیا تم لوگ مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے اپنی طرف سے رکھ لئے ہیں، جن کی کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نہیں اُتاری ہے۔''

فائدہ:.....علامہ شبیر احمد عثمانی حنفی دیوبندی نے اس آیت کریمہ کے حاشیے پر لکھا ہے کہ؛'' قوم ہود کے مشرک بھی اپنے بتوں کو کہتے تھے کہ فلاں مینہ برسانے والا ہے، اور فلاں رزق دینے والا ہے، اور فلاں بیٹا عطا کرنے والا ہے۔ وعلی ھذا القیاس۔ حاجات میں غیر اللہ کو ''وسیلہ قربِ الٰہی'' جان کر غائبانہ پکارتے تھے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ ''تیسیر القرآن ۲/ ۶۷، ۶۸'' پر رقم طراز ہیں کہ؛'' ہمارے ہاں بھی ایسے نام بکثرت پائے جاتے ہیں۔ مثلاً فلاں بزرگ غوث (فریادرس) ہے، فلاں ولی داتا ہے، فلاں گنج بخش ہے، فلاں مشکل کشا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس دور کے مشرک ایسی صفات کو دیوتاؤں، دیویوں، فرشتوں یا بعض ارواح کی طرف منسوب کرتے تھے اور ہمارے زمانہ میں یہ صفات بزرگوں کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں، خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ ایسی باتوں کے لئے شریعت الٰہی میں کوئی سند نہیں ہے کہ میرا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں ولی یا بزرگ مشکل کشا ہوسکتا ہے، اور میں نے اسے ایسے اختیارات دے رکھے ہیں۔''

چنانچہ جب قوم ہود علیہ السلام کو ہلاک کر دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ان کا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا۔ اور نہ ہی کوئی وسیلہ ان کے کام آیا۔

﴿ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ط ﴾ (ھود: ۱۰۱)

''پس جب آپ کے رب کا حکم (عذاب) آ گیا تو وہ معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، کچھ بھی کام نہ آئے۔''

دوسرے مقام پر آتا ہے:

﴿ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ ﴾ (احقاف: ۲۸)

''پس کیوں نہ مدد کی اُن کی سب نے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لئے معبود بنا رکھا تھا، بلکہ وہ سب اُن سے غائب ہوگئے، اور یہ (معبود سازی) اُن کا جھوٹ اور (اللہ کے خلاف) اُن کی افتراء پردازی تھی۔''

قومِ ابراہیم علیہ السلام:

اس قوم نے بزرگوں کے مجسمے بنا کر ان کی پرستش شروع کر رکھی تھی۔ تمثال و انصاب کا عام رواج اسی قوم سے شروع ہوا۔ بعض اُن میں سے ایسے تھے جو اجرام فلکیہ کی پوجا کرتے تھے۔ وہ اصنام اور مورتیاں جن بزرگوں کی طرف منسوب تھیں، ان کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ غائبانہ سمیع و بصیر، مالک و مختار اور نافع و ضار ہیں۔ اس لئے حاجات میں ان کو پکارتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے باپ کو مخاطب کیا:

﴿ یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا ۝ ﴾

(مریم: ۴۲)

''اے ابا! آپ ایسے کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ آپ کے کسی کام آ سکتا ہے۔''

اسی تقریر میں بزرگوں کی عبادت کو شیطان کی عبادت قرار دیا، کیونکہ بزرگوں کی عبادت شیطان کے بہکانے سے ہی ہوسکتی ہے۔

﴿ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ ﴾

(مریم: ٤٤)

''اے ابا! آپ شیطان کی عبادت نہ کیجئے، بے شک شیطان رحمٰن کا بڑا نافرمان رہا ہے۔''

پھر قوم کو مخاطب فرمایا:

﴿ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ ۝ ﴾

(الأنبياء: ٥٢)

''جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا، یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی تم مجاوری کر رہے ہو۔''

دوسری جگہ پر آتا ہے:

﴿ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ ﴾ (مریم: ٤٨)

''اور لوگو! میں تم سے جدا ہوتا ہوں اور ان معبودوں سے بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اور میں اپنے رب کو پکاروں گا، مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر (اس کی رحمت سے) محروم نہیں رہوں گا۔''

قومِ یوسف علیہ السلام:

اس قوم نے بھی اربابِ متفرقہ تجویز کر رکھے تھے۔ قوم ہود کی طرح ان کے مختلف نام رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ سیّدنا یوسف علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ سے اس عقیدہ کی تردید فرمائی:

﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ط ﴾

(یوسف : ۳۹، ۴۰)

''اے زنداں کے ساتھیو! کیا کئی مختلف معبود اچھے ہیں یا اللہ جو ایک اور زبردست ہے، اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، ہر حکم اور فیصلے کا مالک صرف اللہ ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

قومِ موسیٰ علیہ السلام:

یہ قوم ایک زندہ حکمران کی پوجا کرتی تھی، جس کا لقب فرعون تھا۔ جس کا دعویٰ تھا:

﴿ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى ۝ ﴾ (النازعات : ۲۴)

''میں ہی تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔''

اس کے علاوہ اور اِلٰہ بھی پائے جاتے تھے۔ جن کی خود فرعون بھی پرستش کرتا تھا۔ جیسا کہ سورۃ اعراف سے ثابت ہوتا ہے، سب سے بڑا شرک اُن میں یہ تھا کہ وہ ان الٰہوں کو حاجات میں غائبانہ پکارتے تھے۔ جیسا کہ مومن آل فرعون کی تقریر سے واضح ہوتا ہے۔ تفصیل اس قصہ کی سورۃ ''المؤمن'' میں مذکور ہے۔

قومِ الیاس علیہ السلام:

الیاس علیہ السلام کا نام ''الیاسین'' بھی ہے، اور بنی اسرائیل کی کتابوں میں ان کا نام ''ایلیا'' آیا ہے۔ ان کا زمانہ سلیمان علیہ السلام کے بعد کا تھا۔ انہیں اللہ نے شہر بعلبک اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے بنی اسرائیل کے لئے اس وقت نبی بنا کر بھیجا تھا، جب ان میں بت پرستی پھیل گئی تھی، لوگ اللہ کے بجائے بعل نامی بت کے پجاری بن گئے تھے۔ غائبانہ حاجات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کو پکارتے تھے اور ہر قسم کی نذر و نیاز اور قربانی اُسی کے نام سے کرتے تھے، اور تورات کے احکام کو پس پشت ڈال دیا تھا، الیاس علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ؛

﴿ اَ لَا تَتَّقُوْنَ o اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ o اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ o ﴾ (الصٰفّٰت: ۱۲۴۔۱۲۶)

''کیا تم لوگ اللہ کے عذاب سے ڈرتے نہیں کہ اس کے بجائے بتوں کی عبادت کرتے ہو؟ کیا تم اس قدر گم گشتۂ راہ ہوگئے ہو کہ اپنے بڑے بت (بعل) کی پرستش کرتے ہو، اور اللہ احسن الخالقین کو فراموش کر بیٹھے ہو جو تمہارا اور تمہارے گزشتہ آباء واجداد کا رب ہے؟''

قوم اصحاب کہف:

اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کئی الٰہ مانے ہوئے تھے۔ حاجات روائی اور مشکل کشائی کے لئے ان کو غائبانہ پکارتے تھے۔ اور اس باطل عقیدہ پر ان کے پاس سوائے اتباعِ ہویٰ اور تقلید آباء کے اور کوئی سند نہ تھی۔

اس ماحول میں چند نوجوانوں نے نعرۂ توحید کو بلند کیا۔ اور برسرِ عام اس زعمِ باطل کی تردید کی۔ سورۃ کہف میں ہے:

﴿ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى o وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا o هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا o ﴾

(الکھف: ۱۳۔۱۵)

''یقیناً وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے انہیں راہِ راست کی طرف زیادہ ہدایت دی تھی، اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط رکھا، جب وہ (دعوتِ حق کے لئے) کھڑے ہوئے، اور کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کا رب ہے، ہم اس کے علاوہ کسی دوسرے معبود کی ہرگز عبادت نہیں کریں گے۔ ورنہ ہم بالکل بے جا بات کریں گے (پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا) ہماری اس قوم نے تو اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لئے ہیں، یہ لوگ ان کے معبود ہونے کی کوئی صریح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے؟''

یہود و نصاریٰ کا شرک:

یہود نے سیّدنا عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا، جن کا زمانہ عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال قبل کا ہے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بکھری ہوئی تورات کو اکٹھا کیا، اور عبرانی زبان میں لکھی ہوئی تمام اسرائیلی کتابوں کو جمع کر کے بنی اسرائیل کے لئے قانون کی ایک عظیم کتاب تیار کی، جس سے متاثر ہو کر یہودیوں نے انہیں اللہ کا مجازی بیٹا کہنا شروع کر دیا، جو توحید باری تعالیٰ کی شان کے خلاف تھا اور گمراہ نصاریٰ میں سے کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانا۔

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط ﴾ (التوبة: ۳۰)

''اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں، اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔''

نصاریٰ میں سے بعض تثلیث کے قائل تھے۔ اللہ تعالیٰ کو تیسرے درجہ پر سمجھتے تھے۔ ذیل کی آیت کریمہ میں ان کی تکفیر کی گئی ہے:

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ط ﴾ (المائدہ: ۷۳)

''بے شک ان لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا، جنہوں نے کہا کہ اللہ تین معبودوں میں سے ایک ہے۔''

فائدہ: .....''تثلیث'' یعنی اقانیم ثلاثہ کا عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تین کے مجموعے میں سے ایک ہے، یعنی باپ بیٹا اور روح القدس، یا باپ بیٹا اور ماں، تینوں مل کر ایک معبود ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر ٹھہرایا۔

عیسائیوں کا ایک شرک یہ بھی تھا کہ انہوں نے اپنے عالموں اور راہبوں کو اللہ کے بجائے اپنا معبود اس طرح بنالیا کہ جب ان کے دنیا دار عالموں نے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنایا تو انہوں نے ان کی پیروی کی، چنانچہ سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ؛ ''وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان کی گردن میں صلیب لٹک رہی تھی (انہوں نے زمانہ جاہلیت میں عیسائیت قبول کر لی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾

(التوبة: ۳۱)

''ان لوگوں نے اپنے عالموں اور اپنے عابدوں کو اللہ کے بجائے معبود بنالیا۔''

(سیّدنا عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) تو میں نے کہا: عیسائیوں نے اپنے عالموں کی عبادت تو نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! انہوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنایا، تو لوگوں نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی، یہی ان کی عبادت ہے۔'' [1]

مشرکین مکہ اور کفار قریش کے عقائد و اعمالِ حسنہ:

مندرجہ بالا سطور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل شرک کی کیفیات کا تذکرہ گزرا ہے۔ ابھی ہم مشرکین مکہ کے شرک کی کیفیت کا خاکہ پیش کریں گے، تاکہ جس معاشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور پھر مبعوث ہوئے، اس معاشرہ اور اس دور کے شرک کی حالت و کیفیت معلوم ہو سکے اور تب ہی شرک کی مکمل صورت گری ممکن ہوگی۔

عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں یا انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار اور ذاتِ پاک باری تعالیٰ کا اعتراف ہی توحید ہے۔ (ان کا زعم باطل ہے کہ) ہم تو اللہ کو مانتے ہیں، لہٰذا ہم سچے مسلمان اور پکے موحد ہیں، اور کفار قریش اللہ ربّ العزت کی ہستی کے منکر تھے اور

[1] سنن ترمذی، کتاب التفسیر، رقم: ۳۰۹۵، طبرانی کبیر ۲۱۸/۱۷، ۲۱۹، تفسیر ابن أبي حاتم ۱۷۸٤/٦ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۵، سنن الکبریٰ بیهقی ۱۱٦/۱۰، صحیح الترمذی للألبانی، رقم: ۲٤۷۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ باری تعالیٰ کو تسلیم ہی نہیں کرتے تھے۔ اس لیے وہ مشرک قرار پائے۔

یہ ایک مغالطہ اور فریب خوردگی ہے۔ اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ قریش مکہ نہ صرف ذاتِ باری تعالیٰ کے قائل تھے، صفاتِ الٰہی پر بھی ایمان رکھتے تھے، بلکہ اللہ کی پرستش بھی کرتے تھے، اس سلسلہ میں قرآنِ کریم، اور احادیث رسول ﷺ کی تصریحات اور سیرت و تاریخ کی مستند و صحیح روایات ملاحظہ ہوں:

مشرکین مکہ کے عقائد و نظریات:

کتاب اللہ سے اللہ کی ذات و صفات سے متعلق مشرکین مکہ کے درج ذیل عقائد و تصورات معلوم ہوتے ہیں:

(۱) انسانوں کا خالق صرف اللہ ہے:

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾

(الزخرف: ۸۷)

''اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے، تو وہ کہیں گے، اللہ نے۔''

(۲) خالق ارض و سماء صرف اللہ ہے:

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ﴾

(لقمٰن: ۲۵)

''اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے، اللہ نے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) رازق، مالک، مدبر الامور اللہ ہے اور موت وحیات بھی اسی کے ہاتھ میں ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ط ﴾ (یونس : ۳۱)

''آپ پوچھئے کہ تمہیں آسمان اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے، یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے، اور کون زندہ سے مردہ اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے، وہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ۔''

(۴) زمین وآسمان، عرش عظیم اور ہر چیز کا مالک اور رب صرف اللہ ہے:

﴿ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ o قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ o ﴾ (المومنون : ۸۴۔۸۷)

''اے میرے پیغمبر! آپ ان سے پوچھئے اگر تمہیں معلوم ہے تو بتاؤ کہ زمین اور اس میں رہنے والوں کا مالک کون ہے؟ وہ یہی جواب دیں گے کہ ان کا مالک اللہ ہے، آپ کہیے تو پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے ہو، اے میرے پیغمبر! آپ ان سے پوچھیئے کہ ساتوں آسمانوں کا رب کون ہے، اور عرش عظیم کا رب کون ہے، وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ، آپ کہئے تو پھر اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو۔''

(۵) ہر چیز کا بادشاہ اور صاحب اختیار واقتدار اعلیٰ اللہ ہے:

﴿ قُلْ مَنْ م بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ o ﴾

(المومنون : ۸۸،۸۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے پیغمبر! آپ ان سے پوچھئے کہ اگر تمہیں معلوم ہے تو بتاؤ کہ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے، اور جو سب کو پناہ دیتا ہے، اور اس کی مرضی کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دی جاسکتی ہے، وہ یہی جواب دیں گے کہ ہر چیز کا بادشاہ صرف اللہ ہے، آپ کہئے تو پھر تم جادو کئے ہوئے کی طرح کہاں بھٹکتے پھر رہے ہو۔''

(۶) قادرِ مطلق اللہ ہے:

مشرکین کہتے تھے کہ اگر ہم اللہ کے سوا غیروں کی عبادت کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ جانوروں کو حرام کہتے ہیں، اور ہمارے آباء واجداد بھی ایسا کرتے رہے ہیں تو اس میں ہمارا اور ان کا کوئی قصور نہیں ہے، یہ تو اللہ کی مشیت کے مطابق ہے، اگر اس کی مرضی نہ ہوتی جیسا کہ محمد (ﷺ) کا گمان ہے تو ہم ایسا نہ کرتے:

﴿ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْشَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ط ﴾ (الانعام : ۱۴۹)

''جن لوگوں نے شرک کیا وہ عنقریب کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو اپنی طرف سے حرام قرار دیتے۔''

(۷) متصرف علی الاطلاق اللہ ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ﴾ (العنکبوت : ۶۱)

''اور اگر آپ اُن سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، اور آفتاب و ماہتاب کو کس نے اپنے حکم کا تابع بنا رکھا ہے، تو وہ کہیں گے: اللہ نے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) بارش برسانے والا اور زمین سے نباتات اُگانے والا اللہ ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ﴾ (العنکبوت : ٦٣)

''اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ آسمان سے پانی کس نے اُتارا ہے، جس کے ذریعہ وہ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے، تو وہ کہیں گے اللہ نے۔''

(۹) العزیز (زبردست) اور العلیم (بڑا جاننے والا) اللہ ہی ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ٥ ﴾ (الزخرف : ٩)

''اور اگر آپ اُن سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، تو وہ یہی کہیں گے کہ انہیں اس اللہ نے پیدا کیا ہے جو زبردست، بڑا جاننے والا ہے۔''

(۱۰) بڑی مصیبتوں میں فقط اللہ ہی کام آ سکتا ہے:

﴿ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط ﴾ (العنکبوت : ٦٥)

''پس جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں، تو اللہ کے لئے بندگی کو خالص کر کے اُسے پکارتے ہیں۔''

مفسر شہیر علامہ سیّد محمود آلوسی حنفی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ اپنی معرکۃ الآراء ''تفسیر روح المعانی'' (۹۸/۱۱) ''تفسیر آیت ﴿ جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ ..... ﴾ کے تحت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے متعلق روایت لائے ہیں کہ ''جب عکرمہ رضی اللہ عنہ کشتی میں سوار ہوئے اور انہیں طوفانِ باد نے آلیا۔'' میں رقم طراز ہیں:

((تَجْعَلُوْا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُوَحِّدُوْنَهُ قَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا مَكَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى، قَالَ: فَهٰذَ إِلٰهُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدْعُوْنَا إِلَيْهِ فَارْجِعُوْا بِنَا، فَرَجَعَ وَأَسْلَمَ.))

”تو اہل کشتی صرف الٰہ واحد کو پکارنے لگے، (عکرمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا، یہ کیا ہے؟ پس انہوں نے کہا: اس موقع پر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ (اس پر) عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ہم کو اسی طرف بلاتے تھے، ہمیں واپس لے چلو۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے۔“

اس کے بعد موصوف نہایت دل سوزی کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:

((وأيّامًا كان فالآية دالةٌ على أن المشركين لا يدعون غيره تعالىٰ في تلك الحال، وأنت خبير بأن الناس اليوم إذا اعتراهم أمر خطير وخطب جسيم فى برّ أو بحر دعوا من لا يضر ولا ينفع ولا يرى ولا يسمع، فمنهم من يدعوا الخضر وإلياس، ومنهم من ينادى أبا الخميس والعباس ، ومنهم من يستغيث بأحد الأئمة ومنهم من يضرع إلى شيخ المشائخ الأمة ولا ترى فيهم أحدا يخصّ مولاه بتضرّعه ودعاه ، ولا يكاد يمرّ له ببال إنه لودعا اللّٰه تعالىٰ وحده ينجوا من هاتيك الأهوال، فبا اللّٰه تعالىٰ عليك قل لي أيّ الفريقين من هذه الحيثية أهدى سبيلا ، وأي الداعيين أقوم قيلا؟ وإلى اللّٰه تعالىٰ المشتكىٰ من زمان عصفت فيه ريح الجهالة ، وتلاطمت أمواج الضلالة، وخرقت سفينة الشريعة، واتخذت الإستغاثة بغير اللّٰه تعالىٰ للنجاة ذريعة وتعذر على العارفين الأمر بالمعروف، وصالت دون النهي عن المنكر صنوف الحتوف.)) انتهىٰ

”وہ بھی دن تھے، چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ مشرکین (مکہ) مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے تھے، اور اس حقیقت سے تو باخبر ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آج لوگوں کو زمین پر یا سمندر میں جب کوئی بہت بڑا مہلک واقعہ اور سخت خطرناک حالت پیش آ جاتی ہے تو وہ ان کو پکارنے لگتے ہیں جو نہ نفع ونقصان پر قادر ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں، بعض تو خضر اور الیاس کو پکارتے ہیں اور بعض ابوالخمیس اور عباس کو ندا دیتے ہیں۔ اور بعض کسی امام سے مدد طلب کرتے ہیں، اور بعض امت کے کسی بزرگ سے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں اور ان میں سے آپ کسی کو خاص اپنے اللہ کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرتے نہ دیکھیں گے اور ان کے دل میں یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ اگر اس نے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا تو وہ ان خوفناک مصائب سے نجات پا جائے گا۔ پس تجھے اللہ کی قسم! مجھے بتلایئے کہ ان دونوں (مشرکین مکہ اور مسلمین عہد حاضر) میں سے کون راہِ ہدایت پر ہے، اور ان پکارنے والوں میں سے کون سیدھی صحیح بات کرتا ہے؟ اور عہد حاضر کی شکایت تو اللہ ہی کی بارگاہ میں ہے، جس میں جہالت کی آندھی چل رہی ہے، اور گمراہی کی موجوں میں طوفان وتلاطم ہے، شریعت کی کشتی میں شگاف پڑ گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو مدد کے لئے پکارنا نجات کا ذریعہ بنالیا گیا ہے، اور اہل علم وعرفان کے لئے امر بالمعروف انتہائی مشکل ہوگیا ہے اور نہی عن المنکر کی راہ میں انواع واقسام کی ہلاکتیں حائل ہوگئی ہیں۔''

(۱۱) عذاب ٹالنے والا اللہ ہے:

﴿ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○ اِنَّا كَاشِفُوْا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ ﴾ (الدخان: ۱۲۔۱۵)

''(اہل کفر کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، اس عذاب کو ہم سے ٹال دے، انہیں کہاں سے نصیحت حاصل ہوگی، اور اُن کا حال یہ ہے کہ اُن کے پاس ایک کھول کر بیان کرنے والا رسول آیا، تو اُنہوں نے اس سے منہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر لیا، اور کہا کہ یہ تو ایک سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے، ہم چند دنوں کے لئے عذاب ٹال دیں گے، تم پھر اپنی حالت پر لوٹ آؤ گے۔''

ان آیات کریمہ کی تفسیر میں مختلف سندوں کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''جب اہل قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ معاندانہ روش میں برابر بڑھتے ہی رہے تو آپ نے ان کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعے کر جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا اور بھوک کی شدت کا یہ حال ہوا کہ لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے لگ گئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے، لیکن فاقہ کی وجہ سے دھویں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا۔ آخر انہوں نے کہا کہ:

﴿ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ ﴾ (الدخان: ۱۲)

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو ٹال دے ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔''

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ: ''اگر ہم نے یہ عذاب دور کر دیا تو پھر بھی تم اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔'' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے حق میں دعا فرمائی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا، لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک پر ہی جمے رہے۔ [1]

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عرب نے اگرچہ دین ابراہیمی کو بدل کر نیا مشرکانہ مذہب اختیار کر لیا تھا (جیسا کہ تفصیل آگے آئے گی) لیکن خالق کائنات کی ہستی کے وہ نہ صرف یہ کہ قائل تھے، بلکہ اس کے نام، یعنی اللہ سے بھی واقف تھے۔ اہل ایمان کے لئے تو قرآنِ کریم کی تصریحات سے زیادہ قوی اور قطعی دلیل ممکن ہی نہیں ہے، لیکن آثارِ قدیمہ کے جدید ترین انکشافات بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ عرب اللہ کے نام سے باخبر تھے۔ علامہ سیّد سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے ''مذاہب و اخلاق کے انسائیکلو پیڈیا'' سے پروفیسر ''نولدیکی'' کی تحقیق یوں نقل فرمائی ہے:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٨٢٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اللہ) جو صفا کے کتبوں میں '' هَلَّهٖ ''لکھا ہوا ہے نابتی اور دیگر قدیم باشندگانِ عرب شمالی کے نام کا ایک جز تھا مثلاً: زید اللّٰہی، عبد اللّٰہی ..... نابتی کتبات میں اللہ کا نام بطور ایک علیحدہ معبود کے نہیں ملتا، لیکن صفا کے کتبات میں ملتا ہے۔ متاخرین مشرکین میں اللہ کا نام نہایت عام ہے'' ولہاسن'' نے عرب قدیم کے لٹریچر میں بہت سی عبارتیں نقل کی ہیں جن میں اللہ کا لفظ بطور ایک معبود اعظم کے مستعمل ہوا ہے۔'' [1]

خلاصہ :..... کفار عرب، مشرکین مکہ کے عقائد ونظریات کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ ان کا اعتقاد یہ تھا کہ؛

(۱) تمام انسانوں کا پیدا کرنے والا صرف اللہ ہے۔

(۲) خالق ارض وسماء اللہ ہے۔

(۳) رزاق، مالک اور مدبر الأمور اللہ ہے۔

(۴) موت وحیات اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۵) زمین وآسمان، عرش عظیم اور ہر ایک چیز کا مالک اور رب اللہ ہے۔

(۶) ہر چیز کا بادشاہ اور صاحب اختیار واقتدار اعلیٰ اللہ ہے۔

(۷) قادر مطلق اللہ ہے۔

(۸) متصرف علی الاطلاق اللہ ہے۔

(۹) بارش برسانے والا اور زمین سے نباتات اُگانے والا اللہ ہے۔

(۱۰) ''العزیز'' اور ''العلیم'' اللہ ہے۔

(۱۱) بڑی مصیبتوں میں فقط اللہ ہی کام آ سکتا ہے۔

(۱۲) عذاب ٹالنے والا اللہ ہے۔

---

[1] سیرۃ النبی ۱/ ۱۲۲، طبع سعید کراچی، طبع چہارم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار قریش، مشرکین مکہ کے اعمال حسنہ:

مشرکین مکہ کے عقائد ونظریات کا بیان ابھی گزرا ہے، اب کفارِ مکہ کے چند اعمال حسنہ کا حال ملاحظہ ہو:

(۱) اللہ کا گھر ''بیت اللہ'' انہوں نے تعمیر کیا تھا:

یاد رہے کہ مشرکین مکہ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اس درجہ پاس تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت کہنے لگے:

((لَا تُدْخِلُوْا فِيْ بَنَائِهَا مِنْ كَسَبِكُمْ إِلَّا طَيِّبًا لَمْ تَقْطَعُوْا فِيْهِ رِحْمًا وَلَمْ تَظْلِمُوْا فِيْهِ أَحَدًا.)) [1]

''لوگو! بیت اللہ کی تعمیر میں صرف پاک کمائی خرچ کرو۔ قطع رحم کر کے یا کسی پر ظلم کر کے جو روپیہ کمایا ہو وہ یہاں نہ لگاؤ۔''

(۲) نماز پڑھتے تھے:

شاہ ولی اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغۃ (۱/۱۲۷، طبع فاران اکیڈمی) میں لکھتے ہیں:

((وَكَانَتْ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ، وَكَانَ " أَبُوْ ذَرٍّ " رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يَقْدُمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَكَانَ " قِسُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَيَادِيُ " يُصَلِّيْ.))

''اور ان میں نماز بھی مروّج تھی۔ سیّدنا أبو ذر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے تین برس پہلے سے نماز پڑھتے تھے، اسی طرح قس بن ساعدہ أیادی بھی نماز پڑھتے تھے۔''

صحیح مسلم (کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل أبي ذر رضی اللہ عنہ) میں بھی ہے کہ عہد جاہلیت میں سیّدنا أبو ذر عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۱/ ۱٤٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حج کرتے تھے، عمرہ بجالاتے تھے اور طواف کعبہ کرتے تھے:

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ کا قول ہے:

''بنی اسماعیل (قریش) نے سیّدنا ابراہیم و اسماعیل کا دین بدل کر بتوں کی پرستش شروع کردی، اور گمراہ امم سابقہ کے نقش قدم پر چلنے لگے، اس کے باوجود ان میں عہد ابراہیم کی کچھ عبادات باقی رہ گئی تھیں، مثلاً بیت اللہ کی تعظیم، اور اس کا طواف، حج وعمرہ اور عرفہ ومزدلفہ میں ٹھہرنا۔'' [1]

صحیح مسلم (کتاب الحج، باب لا یحج البیت مشرك، ولا یطوف بالبیت عریان. رقم: ۱۳٤۷) میں ہے کہ مکہ فتح ہوا تو مشرکین مکہ کو حج اور طواف کعبہ سے روک دیا گیا۔

اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ مشرکین مکہ حج بیت اللہ اور طواف کعبہ کیا کرتے تھے۔ وگرنہ روکنے کا حکم چہ معنی دارد؟

(۴) عاشورا کا روزہ بھی رکھتے تھے:

چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((إِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.)) [2]

''یقیناً قریش دورِ جاہلیت میں یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔''

(۵) زکوٰۃ دیتے تھے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ﴾ (الأنعام: ۱۳٦)

''اور اللہ نے جو کھیتی اور چوپائے پیدا کئے ہیں ان کا ایک حصہ مشرکوں نے اللہ کے لئے مقرر کردیا، اور اپنے زعم باطل کے مطابق کہا کہ یہ اللہ کے لئے ہے، اور

---

[1] سیرۃ ابن ھشام: ۱/ ۸۰

[2] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، رقم: ۱۸۹۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہمارے معبودوں کے لئے۔''

(۶) غلام آزاد کرتے تھے:

عاص بن وائل نے موت کے وقت اپنے لڑکے (سیّدنا) ہشام رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ میرے بعد میری طرف سے اتنے غلام آزاد کرنا، چنانچہ انہوں نے پچاس (۵۰) غلام آزاد کیے۔ [1]

اس طرح سیّدنا حکیم بن حزام کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے اپنے دورِ جاہلیت میں سو (۱۰۰) غلام آزاد کئے۔ [2]

(۷) قربانیاں دیتے تھے:

سیّدنا حکیم بن حزام کے متعلق آتا ہے:

((سَاقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ بَدَنَةٍ.)) [3]

''کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں سو (۱۰۰) اونٹ قربان کئے تھے۔''

(۸) اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانتے تھے:

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ!

((إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.)) [4]

''میں نے عہد جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام (بیت اللہ) میں اعتکاف کروں گا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے) فرمایا؛ اپنی نذر پوری کرو،

---

[1] سنن ابو داؤد بحواله حجة اللّٰه البالغه ۱/ ۱۲۷، طبع فاران اکیڈمی.

[2] مسند أبی عوانة ۱/۷۳، رقم: ۲۱۰،۲۱۱، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۲۳/ عقب ۱۹۵ من طریق أبي معاویه.

[3] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۲۳، مسند أبي عوانة، رقم: ۲۱۱.

[4] صحیح مسلم، کتاب الأیمان، رقم: ۴۲۹۲، صحیح بخاری، کتاب الإعتکاف، باب الإعتکاف لیلاً، رقم: ۲۰۳۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ انہوں نے ایک رات اعتکاف کیا۔''

(۹) غسل جنابت بھی کیا کرتے، سنن ابراہیم (تمام خصائل فطرت) کے قائل اور فاعل تھے:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

((وَمَا زَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سُنَّةً مَعْمُوْلَةً عِنْدَهُمْ وَكَذٰلِكَ الْخِتَانُ وَسَائِرُ خَصَائِلِ الْفِطْرَةِ.)) [1]

''اور جنابت سے غسل کرنا ہمیشہ ابواب عبادت میں سے رہا ہے۔ اسی طرح ختنہ کرانا اور تمام خصائل فطرت بھی ابواب عبادت رہی ہیں۔''

(۱۰) نکاح کرتے تھے:

قبل از اسلام، عہد جاہلیت میں صحیح نکاح کا بھی رواج تھا۔ چنانچہ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جاہلیت میں چار قسم کا نکاح ہوتا تھا:

((فَنِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ.)) [2]

''ان میں سے ایک نکاح اس زمانہ کے مسلمانوں کا سا نکاح تھا۔''

(۱۱) بچوں کا نام بھی عبداللہ رکھتے تھے:

مشرکین مکہ میں ''عبداللہ'' نام رکھنے کا عام رواج تھا۔ چنانچہ سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ [3]

اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عہد جاہلیت میں ''عبداللہ'' رکھا گیا تھا۔ [4]

خلاصہ:..... کفارِ مکہ کے چند اچھے اعمال و کردار کا ذکر ہوا ہے، اب خلاصہ ملاحظہ

---

[1] حجة اللّٰه البالغة، باب بيان ما كان عليه حال اهل جاهلية ۱/۱۲۷، طبع فاران اکیڈمی.

[2] صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب من قال لا نكاح إلا بولي.

[3] صحيح السيرة النبوية للألبانی، ص: ۹-۱۱.

[4] مستدرك حاكم، رقم: ٤٤٥٩، معجم كبير للطبرانی ۱/۵۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایئے گا:

(۱) اللہ کا گھر ''بیت اللہ'' انہوں نے تعمیر کیا تھا۔

(۲) نماز پڑھتے تھے۔

(۳) حج کرتے تھے، عمرہ بجالاتے تھے اور طوافِ کعبہ بھی کرتے تھے۔

(۴) عاشوراء کا روزہ بھی رکھتے تھے۔

(۵) زکوٰۃ دیتے تھے۔

(۶) غلام آزاد کرتے تھے۔

(۷) قربانیاں دیتے تھے۔

(۸) اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانتے تھے۔

(۹) غسل جنابت بھی کیا کرتے تھے اور سنن ابراہیم (تمام خصائل فطرت) کے قائل بھی تھے اور فاعل بھی۔

(۱۰) نکاح کرتے تھے۔

(۱۱) بچوں کا نام بھی عبداللہ رکھتے تھے، وغیرہ۔

لمحہ فکریہ!.....لیکن بایں ہمہ قرآنِ پاک ان کو کافر اور مشرک کہتا ہے۔ ان کی سزا جہنم بتاتا ہے یہ کیوں؟

مشرکین مکہ کو مشرک کیوں کہا گیا؟:

چنانچہ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری ''الرحیق المختوم'' (ص ۷۱۔۷۷) میں اہل جاہلیت کے اندر رائج بت پرستی کے چند اہم مراسم کا ذکر کرتے ہوئے ''عرب ادیان و مذاہب'' کی بحث میں رقم طراز ہیں:

(۱: دورِ جاہلیت کے مشرکین بتوں کے پاس مجاور بن کر بیٹھتے تھے، ان کی پناہ ڈھونڈھتے تھے، انہیں زور زور سے پکارتے تھے اور حاجت روائی و مشکل کشائی کے لئے ان سے فریاد اور التجائیں کرتے تھے، اور سمجھتے تھے کہ وہ اللہ سے سفارش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے ہماری مراد پوری کرادیں گے۔

(۲: بتوں کا حج وطواف کرتے تھے، ان کے سامنے عجز و نیاز سے پیش آتے تھے، اور انہیں سجدہ کرتے تھے۔

(۳: بتوں کے لئے نذرانے اور قربانیاں پیش کرتے، اور قربانی کے ان جانوروں کو کبھی بتوں کے آستانوں پر لے جا کر ذبح کرتے تھے، اور کبھی کسی بھی جگہ ذبح کر لیتے تھے، مگر بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ ذبح کی ان دونوں صورتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کیا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۝ ﴾ (المائدہ: ۳)

''یعنی وہ جانور بھی حرام ہیں جو آستانوں پر ذبح کئے گئے ہوں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ط ﴾ (الانعام: ۱۲۲)

''اُس جانور کا گوشت مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔''

(۴: بتوں سے تقرب کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ مشرکین اپنی صوابِ دید کے مطابق اپنے کھانے پینے کی چیزوں اور اپنی کھیتی اور چوپائے کی پیداوار کا ایک حصہ بتوں کے لئے خاص کر دیتے تھے۔ اس سلسلے میں ان کا دلچسپ رواج یہ تھا کہ وہ اللہ کے لئے بھی اپنی کھیتی اور جانوروں کی پیداوار کا ایک حصہ خاص کرتے تھے۔ پھر مختلف اسباب کی بناء پر اللہ کا حصہ تو بتوں کی طرف منتقل کر سکتے تھے، لیکن بتوں کا حصہ کسی بھی حال میں اللہ کی طرف منتقل نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ ﴾

(الأنعام: ۱۳۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے جو کھیتی اور چوپائے پیدا کئے ہیں، اس کا ایک حصہ انہوں نے اللہ کے لئے مقرر کیا اور کہا یہ اللہ کے لئے ہے۔ ان کے خیال میں اور یہ ہمارے شرکاء کے لئے ہے، تو جو اُن کے شرکاء کے لئے ہوتا ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا (مگر) جو اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے شرکاء تک پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا ہے وہ فیصلہ جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

(۵: بتوں کے تقرب کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ وہ مشرکین کھیتی اور چوپائے کے اندر مختلف قسم کی نذریں مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط ﴾ (الانعام: ۱۳۹)

''ان مشرکین نے کہا کہ یہ چوپائے اور کھیتیاں ممنوع ہیں۔ انہیں وہی کھا سکتا ہے جسے ہم چاہیں ..... ان کے خیال میں ..... اور یہ وہ چوپائے ہیں جن کی پیٹھ حرام کی گئی ہے (نہ ان پر سواری کی جاسکتی ہے نہ سامان لادا جاسکتا ہے) اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن پر یہ لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے۔''

(۶: ان ہی جانوروں میں بَحِیرَہ، سَائِبَہ، وَصِیْلَہ اور حَامِی تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بَحِیرَۃ، سَائِبَہ کی بچی کو کہا جاتا ہے۔ اور سَائِبَہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جسے دس بارہ پے در پے مادہ بچے پیدا ہوں، درمیان میں کوئی نر نہ پیدا ہوا ہو۔ ایسی اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا، اس پر سواری نہیں کی جاتی تھی، اس کے بال نہیں کاٹے جاتے تھے۔ اور مہمان کے سوا کوئی اس کا دودھ نہیں پیتا تھا۔ اس کے بعد یہ اونٹنی جو مادہ بچہ جنتی اس کا کان چیر دیا جاتا۔ اور اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ آزاد چھوڑ دیا جاتا۔ اس پر سواری نہ کی جاتی۔ اس کا بال نہ کاٹا جاتا۔ اور مہمان کے سوا کوئی اس کا دودھ نہ پیتا۔ یہی بَحِیرَہ ہے۔ اور اس کی ماں سَائِبَہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصِیْلَہ:.....اُس بکری کو کہا جاتا تھا جو پانچ دفعہ پے در پے دو دو مادہ بچے جنتی (یعنی پانچ بار میں دس مادہ بچے پیدا ہوتے) درمیان میں کوئی نر نہ پیدا ہوتا۔ اس بکری کو اس لئے ''وصیلہ'' کہا جاتا تھا کہ وہ سارے مادہ بچوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتی تھی۔ اس کے بعد اس بکری سے جو بچے پیدا ہوتے انہیں صرف مرد کھا سکتے تھے، عورتیں نہیں کھا سکتی تھیں۔ البتہ اگر کوئی بچہ مردہ پیدا ہوتا تو اس کو مرد عورت سبھی کھا سکتے تھے۔

حَامِیْ:.....اُس نَر اُونٹ کو کہتے تھے جس کی جُفْتِی سے پے در پے دس مادہ بچے پیدا ہوتے، درمیان میں کوئی نر نہ پیدا ہوتا۔ ایسے اونٹ کی پیٹھ محفوظ کردی جاتی تھی۔ نہ اس پر سواری کی جاتی تھی، نہ اس کا بال کاٹا جاتا تھا۔ بلکہ اسے اونٹوں کے ریوڑ میں جُفْتِیْ کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اور اس کے سوا اس سے کوئی دوسرے فائدہ نہ اٹھایا جاتا تھا۔ دَورِ جاہلیت کی بت پرستی کے ان طریقوں کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ ۙ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾

(المائدہ: ۱۰۳)

''اللہ نے نہ کوئی بحیرہ، نہ کوئی سائبہ، نہ کوئی وصیلہ اور نہ کوئی حامی بنایا ہے، لیکن جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں، اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔''

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ط ﴾ (الأنعام: ۱۴۰)

''ان (مشرکین) نے کہا کہ ان چوپایوں کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ البتہ اگر وہ مردہ ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس میں مرد عورت سب شریک ہیں۔''

چوپایوں کی مذکورہ اقسام یعنی بحیرہ، سائبہ وغیرہ کے کچھ دوسرے مطالب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (سیرۃ ابن ہشام ۱/۸۹،۹۰) جو ابن اسحاق کی مذکورہ تفسیر سے قدرے مختلف ہیں۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ جانور ان کے طاغوتوں کے لئے تھے۔ [1]

اور صحیح بخاری میں مرفوعاً مروی ہے کہ: ''عَمْرو بن لُحَیْ پہلا شخص ہے، جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑے۔'' [2]

عرب اپنے بتوں کے ساتھ یہ سب کچھ اس عقیدے کے ساتھ کرتے تھے کہ یہ بت انہیں اللہ کے قریب کردیں گے، اور اللہ کے حضور ان کی سفارش کردیں گے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں بتایا گیا ہے کہ مشرکین کہتے تھے:

﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ﴾ (الزمر: ۳)

''ہم ان کی عبادت محض اس لئے کررہے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔''

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (یونس: ۱۸)

''یہ مشرکین اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نفع پہنچاسکیں نہ نقصان، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

مشرکین عرب اَزلام یعنی فال کے تیر بھی استعمال کرتے تھے۔ (اَزلام، زَلم کی جمع ہے۔ اور زلم اُس تیر کو کہتے ہیں جس میں پر نہ لگے ہوں) فال گیری کے لئے استعمال ہونے والے یہ تیر تین قسم کے ہوتے تھے۔ ایک وہ جن پر صرف ''ہاں'' یا ''نہیں'' لکھا ہوتا تھا۔ اس قسم کے تیر سفر اور نکاح وغیرہ جیسے کاموں کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ اگر فال میں ''ہاں'' نکلتا تو مطلوبہ کام کرڈالا جاتا، اگر ''نہیں'' نکلتا تو سال بھر کے لئے ملتوی کردیا جاتا۔ اور آئندہ پھر فال نکالی جاتی۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٦٤٢٣. [2] صحیح بخاری، أیضًا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فال گیری کے تیروں کی دوسری قسم وہ تھی جن پر پانی اور دِیَت وغیرہ درج ہوتے تھے۔ اور تیسری قسم وہ تھی جس پر یہ درج ہوتا تھا کہ ''تم میں سے ہے'' یا ''تمہارے علاوہ سے ہے'' یا ''ملحق'' ہے۔ ان تیروں کا مصرف یہ تھا کہ جب کسی کے نسب میں شبہ ہوتا تو اسے ایک سو اُونٹوں سمیت ہُبَل کے پاس لے جاتے۔ اونٹوں کو تیر والے مَہَنّت کے حوالے کرتے اور وہ تمام تیروں کو ایک ساتھ ملا کر گھماتا، جھنجھوڑتا، پھر ایک تیر نکالتا۔ اب اگر یہ نکلتا کہ ''تم میں سے ہے۔'' تو وہ ان کے قبیلے کا ایک معزز فرد قرار پاتا، اور اگر یہ برآمد ہوتا کہ: ''تمہارے غیر سے ہے'' تو حلیف قرار پاتا، اور اگر یہ نکلتا کہ ''ملحق'' ہے تو ان کے اندر اپنی حیثیت پر برقرار رہتا، نہ قبیلے کا فرد مانا جاتا نہ حلیف۔ [1]

اسی سے ملتا جلتا ایک رواج مشرکین میں جوا کھیلنے اور جوئے کے تیر استعمال کرنے کا تھا۔ اسی تیر کی نشان دہی پر وہ جوئے کا اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بانٹتے تھے۔

(اس کا طریقہ یہ تھا کہ جوا کھیلنے والے ایک اونٹ ذبح کر کے اسے دس یا اٹھائیس حصوں پر تقسیم کرتے۔ پھر تیروں سے قرعہ اندازی کرتے۔ کسی تیر پر جیت کا نشان بنا ہوتا اور کوئی تیر بے نشان ہوتا۔ جس کے نام پر جیت کے نشان والا تیر نکلتا وہ تو کامیاب مانا جاتا، اور جس کے نام پر بے نشان تیر نکلتا اُسے قیمت دینی پڑتی۔)

مشرکین عرب کاہنوں، عرافوں اور نجومیوں کی خبروں پر بھی ایمان رکھتے تھے۔ کاہن اسے کہتے ہیں جو آنے والے واقعات کی پیش گوئی کرے، اور راز ہائے سربستہ سے واقفیت کا دعوے دار ہو۔ بعض کاہنوں کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ایک جن ان کے تابع ہے جو انہیں خبریں پہنچاتا رہتا ہے، اور بعض کاہن کہتے تھے کہ انہیں ایسا فہم عطا کیا گیا ہے، جس کے ذریعے وہ غیب کا پتا لگا لیتے ہیں۔ بعض اس بات کے مدعی تھے کہ جو آدمی ان سے کوئی بات پوچھنے آتا ہے اس کے قول وفعل سے یا اس کی حالت سے، کچھ مقدمات اور اسباب کے ذریعے وہ جائے واردات کا پتا لگا لیتے ہیں۔ اس قسم کے آدمی کو عراف کہا جاتا تھا۔ مثلاً وہ شخص جو چوری

---

[1] محاضرات خضری ۱/ ٥٦، ابن هشام ۱/ ۱۰۲، ۱۰۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مال، چوری کی جگہ اور گم شدہ جانور وغیرہ کا پتا، ٹھکانا بتاتا۔

نجومی اسے کہتے ہیں جو تاروں پر غور کر کے اور ان کی رفتار و اوقات کا حساب لگا کر پتا لگاتا ہے کہ دنیا میں آئندہ کیا حالات و واقعات پیش آئیں گے۔ ❶

ان نجومیوں کی خبروں کو ماننا درحقیقت تاروں پر ایمان لانا ہے، اور تاروں پر ایمان لانے کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ مشرکین عرب نَچھتّروں پر ایمان رکھتے تھے، اور کہتے تھے کہ ہم پر فلاں اور فلاں نَچھتّر سے بارش ہوئی ہے۔ ❷

مشرکین میں بدشگونی کا بھی رواج تھا۔ اسے عربی میں طِیَرۃ کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ تھی کہ مشرکین کسی چڑیا یا ہرن کے پاس جا کر اسے بھگاتے تھے۔ پھر اگر وہ داہنے جانب بھاگتا تو اسے اچھائی اور کامیابی کی علامت سمجھ کر اپنا کام کر گذرتے اور اگر بائیں جانب بھاگتا تو اس نحوست کی علامت سمجھ کر اپنے کام سے باز رہتے۔ اسی طرح اگر کوئی چڑیا یا جانور راستہ کاٹ دیتا تو اسے بھی منحوس سمجھتے۔

اسی سے ملتی جلتی ایک حرکت یہ بھی تھی کہ مشرکین، خرگوش کے ٹخنے کی ہڈی لٹکاتے تھے، اور بعض دنوں، مہینوں، جانوروں، گھروں اور عورتوں کو منحوس سمجھتے تھے۔ بیماریوں کی چھوت کے قائل تھے۔ اور رُوح کے اُلو بن جانے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یعنی ان کا عقیدہ تھا کہ جب تک مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے، اس کو سکون نہیں ملتا۔ اور اس کی روح اُلو بن کر بیابانوں میں گردش کرتی رہتی ہے۔ اور ''پیاس، پیاس'' یا ''مجھے پلاؤ، مجھے پلاؤ'' کی صدا لگاتی رہتی ہے۔ جب اس کا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو اسے راحت اور سکون مل جاتا ہے۔ انتھیٰ ❸

یہ رسومات تب بھی شرک تھیں اور اب بھی شرک ہیں۔

---

❶ مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ٢/ ٣،٢ طبع لكهنؤ.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء، ٢/٥٢-٥٤، طبع دار الكتب العلمية.

❸ صحيح بخارى ٢/ ٨٥١،٨٥٧، طبع المكتبة السلفيه.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر سے کلمہ گو مشرک لوگوں کے عقائد ونظریات کی ایک جھلک:

''تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے'' گزشتہ صفحات میں اقوام ماضیہ اور مشرکین مکہ کے جو عقائد شرکیہ بیان کئے گئے ہیں وہ سب کے سب بلکہ اس سے بھی زیادہ گندے خیالات و نظریات عصر حاضر کے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہود و ہنود اور نصاریٰ کے علاوہ مسلمانوں میں بھی توحید کے منافی ''شرکیہ'' عقائد کثرت سے پائے جاتے ہیں، ہم یہاں ان عقائد کی ایک جھلک پیش کریں گے۔

(۱) ایک شاعر اپنے پیر غلام مرتضی قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ والے کی مدح میں کہتا ہے کہ یہ خدا کا نور ہے اور نبی ﷺ کا نائب ہے، بلکہ ربّ اور پیر ایک ہی ہیں، اس لئے ہمیں کعبے جا کر طواف و زیارت کی ضرورت نہیں کیونکہ پیر کا آستانہ و روضہ بذاتِ خود کعبہ ہے۔ العیاذ باللہ! اس لئے ہم یہیں طواف کریں گے۔

دِدوستی ربّ دی لوڑ نائیں قلعے والے دا پلڑا چھوڑ ناہیں
قلعے والے دے گرد طواف کر لے مکے جاونے دی کوئی لوڑ ناہیں
ایہہ قصورِ نگاہ دا نادانوں رب ہور نائیں پیر ہور ناہیں
فضل رب دا جے مطلوب ہووے قلعے والے والوں مکھ موڑ ناہیں [1]

قارئین! ذرا اس نظریہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھیے گا، اور اس کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ خود کیجیے گا۔

دوستی رب دی لوڑ نائیں.....

یہاں پر مشرک رب سے بڑھ کر قلعہ والے سے محبت جتا رہا ہے، ان کی اس روش کو قرآن نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ ﴾
(البقرة: ١٦٥)

[1] سہ حرفی رموزِ معرفت، ص: ۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے ہونی چاہیے۔''

اور ایمان والوں کا شیوہ بیان فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط ﴾ (البقرہ: ١٦٥)

''اور ایمان والے اللہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔''

پہلے گروہ کو تنبیہ:

﴿ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ﴾

(التوبة: ٣)

''اور اللہ اور اس کے رسول کا مشرکوں سے اب کوئی تعلق نہیں رہا، پس تم لوگ توبہ کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر رہے گا، اور اگر تم نے اسلام سے روگردانی کی تو جان لو کہ تم اللہ کو کسی حال میں عاجز نہیں بنا سکتے ہو اور کافروں (ومشرکوں) کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ط ﴾ (المائدہ: ٥٤)

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو لائے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔''

اور دوسرے گروہ مبارک کو مزید یوں تسلی دی:

﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط ﴾ (المائدہ: ٥٥)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً تم لوگوں کے دوست اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہیں۔''

قلع والے دے گرد طواف کر لے مکے جاونے دی کوئی لوڑ نائیں:

یہاں شاعر نے ربّ کی گستاخی کی ہے اور اس کے گھر کی بھی توہین کی ہے، اور جو اس کے گھر کی توہین کرتا ہے، اس کا انجام وہی ہوتا ہے جو انجام ہاتھیوں کے لشکر لیکر آنے والوں کا ہوا تھا۔

اور اس گھر کے طواف کے بارے میں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ .....وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ﴾ (الحج: ۲۹)

''.....اور اپنی نذریں پوری کریں اور بیت عتیق یعنی خانہ کعبہ کا طواف کریں۔''

رب کعبہ کے طواف کا حکم دیتا ہے اور یہ قلع والے کا.....

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور رب تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ؛

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ﴾ (الحج: ۳۲)

''اور جو کوئی اللہ کے شعائر (نشانیوں) کی تعظیم کرتا ہے تو یہ کام دلوں کی پرہیزگاری کی دلیل ہے۔''

رب ھور ناہیں پیر ہور ناہیں:

کہ رب اور پیر یہ دونوں علیحدہ نہیں، بلکہ ایک ہی ہیں، جب کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ﴾ (اخلاص: ۳۔۴)

''اس نے کسی کو نہیں جنا ہے، اور نہ ہی اس کو کسی نے جنا (و پیدا) کیا ہے اور (نہ ہی) کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

سورہ بنی اسرائیل (آیت: ۱۱۱) میں ربّ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ۝ ﴾

''اور آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ (آسمان وزمین کی) بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ عاجزی کی بنیاد پر کوئی اس کا دوست ہے اور آپ اس کی خوب بڑائی بیان کرتے رہیں۔''

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(النحل: ۷٤)

''پس تم لوگ اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کرو، بے شک اللہ جانتا ہے جب کہ تم لوگ (کچھ بھی) نہیں جانتے ہو۔''

﴿اب فیصلہ خود کریں﴾

اور اسی طرح صفحہ ۱۶ میں لکھا ہے:

تو ہیں نورِ خدا قلعے والیا
نائب مصطفیٰ قلعے والیا
سانوں کعبے دے جانے دی لوڑ نہیں
کعبہ روضہ تیرا قلعے والیا

(۲) اسی طرح خواجہ غلام فرید چشتی چاچڑاں شریف والے کے دیوان، صفحہ ۲۰۷ میں لکھا ہے:

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
رنگ بنا بے رنگی آیا کیتم روپ تجلّی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر دے وچ مرشد ھادی باطن دے وچ اللہ
نازک مکھڑا پیر فریدا سانوں ڈسدا ہے وجہ اللہ [1]

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم تے کوٹ مٹھن بیت اللہ:

شاعر کہتا ہے کہ چاچڑ شہر مدینہ کی طرح ہے، اور مجھے کوٹ مٹھن بیت اللہ معلوم ہوتا ہے۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ.)

(۱: اس میں بیت اللہ کی توہین ہے۔

(۲: مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کے شہر کی توہین کی گئی ہے اور مدینہ کی توہین کرنا گویا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی وتوہین ہے، جیسا کہ؛..... ثمامہ بن اثال اسلام قبول کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں:

((يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيَّ .....)) [2]

''اے محمد ﷺ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے زیادہ مرے نزدیک برا نہ تھا، لیکن اب آپ کے چہرہ انور سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ محبوب ہی نہیں ہے، اللہ کی قسم! کوئی دین مجھے آپ (ﷺ) کے دین سے زیادہ برا نہیں لگتا تھا، لیکن اب آپ ﷺ کے دین کے علاوہ کوئی دین بھاتا ہی نہیں ہے اور اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ میری نظروں میں برا نہ تھا، لیکن اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب وعزیز ہے۔ (اب اس کے علاوہ کوئی شہر اچھا لگتا ہی نہیں ہے۔)''

---

[1] حج فقیر برآستانہ پیر، ص ٤٥۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفة وحدیث ثمامة بن اثال (٤٣٧٢) ومسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب ربط الاسیر وحَبْسه وجواز المس علیه (١٧٦٤).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے مدینہ سے محبت نبی ﷺ سے محبت ہے اور مدینہ کی گستاخی نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے۔ ((بَابُ من رغب عن المدينة.)) ''جو شخص مدینہ سے نفرت کرے۔'' اور اس کے تحت حدیث ذکر کرتے ہیں:

((تَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلىٰ خَيْرٍ مَا كَانَتْ ، لاَ يَغْشَاهَا اِلاَّ الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِى السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحْشًا حَتَّى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوْهِهِمَا.)) [1]

''تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے، پھر وہاں ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ وہاں وحشی جانور درند اور پرند بسنے لگیں گے، اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے، تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے۔ آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔''

اور اللہ کے نبی ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے۔

نوٹ:.....اگلے اشعار کا رد ''فلسفہ وحدت الوجود'' کے ضمن میں آ جائے گا۔ ان شاء اللہ

(۳) ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں.....

مذکورہ شعر میں شاعر کہہ رہا ہے کہ ولی تو ولی، سارے رسول بھی آتے ہیں حتی کہ خود حضور ﷺ بھی تیرے حلقۂ وعظ میں تشریف لاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

---

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل المدينه، باب من رغب عن المدينه، رقم: ١٨٧٤.

[2] حدائق بخشش، حصه دوئم، ص: ٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا اس شعر میں منہ سے عشق رسول کا دعویٰ کرنے والے گستاخ شاعر نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ نبی ﷺ سے بھی بڑھا دیا ہے اور گویا اس نے نبی ﷺ کو ان کا شاگرد بنا دیا ہے۔ (معاذ اللہ۔ معاذ اللہ)

اور اس بارے سلف کی غیرت تو یہ ہے کہ امام شافعی، امام مالک اور اسحاق بن راھویہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبی ﷺ کے قول کے مقابلہ میں کسی اور کے قول کو لائے گا تو اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اسحاق بن راھویہ تو کہتے ہیں کہ وہ کافر مشرک ہے۔ [1]

سلف کی نبی ﷺ سے محبت دیکھئے اور اپنی بیزاری حالی نے سچ کہا ہے۔

نبی کو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(۴) احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث [2]

احد سے احمد.....

یہ بھی عقیدہ وحدت الوجود سے تعلق رکھتا ہے، اور اس کا ردّ آگے آئے گا۔

(۵) ایک شخص نے اپنی کتاب ''باغِ فردوس معروف بہ گلزار رضوی'' کے صفحہ ۲۵ میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں لکھا ہے:

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الأغواث
ڈوبی ناوونکو ترا دیتے ہیں غوث الأغواث

---

[1] التلخیص لوجه التلخیص لابن حزم، ص: ۱۳۷، ۱۳۸.
[2] حدائق بخشش، حصه دوئم، ص: ۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے سرکار کی مٹھی میں ہیں عالم کے قلوب
دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الأغواث

کچھ خبر تجھ کو ہے افسردگی تحل مراد
پھول مرجھائے کھلا دیتے ہیں غوث الأغواث

جس نے یاغوث مصیبت میں پکارا دل سے
کام سب اس کے بنا دیتے ہیں غوث الأغواث

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں.....

ان اشعار میں دو چیزیں سامنے آتی ہیں:

(۱: مدد کرنا۔

(۲: علم غیب۔

ان دونوں ہی صفات کو اللہ کے علاوہ کسی اور کے اندر تسلیم کرنا شرک ہے، اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہیں۔

دیکھئے قرآن میں ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾

(اٰل عمران: ۱٦۰)

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، اور اگر وہ تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟ اور مومنوں کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔''

اور سورۂ ھود میں نوح علیہ السلام کے تذکرہ میں فرمایا:

﴿ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾

(ھود: ۳۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میری قوم کے لوگو! اگر میں نے انہیں بھگا دیا تو پھر کون میری مدد کرے گا؟ (اللہ کے سوا) کیا تم لوگ غور وفکر نہیں کرتے۔''

اور جن کو پکارا جا رہا ہے ان کے بارے میں فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: ۱۹۴)

''بے شک اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تم ہی جیسے اللہ کے بندے ہیں، تو تم انہیں پکارو اور اگر تم سچے ہو تو انہیں تمہاری پکار کا جواب دینا چاہیے۔''

علم غیب کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط ﴾ (انعام: ۵۹)

''اور غیب کے خزانے کی کنجیاں اسی (اللہ) کے پاس ہیں اس کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا۔''

بگڑی بنانے والا، اور ڈوبی تیرانے والا، اور پھنسی نکالنے والا، اس کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (العنکبوت: ۶۵)

''پس جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کے لیے بندگی کو خالص کر کے اسے پکارتے ہیں، پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو دوبارہ شرک کرنے لگتے ہیں۔''

یعنی ڈوبتوں کو بچانے والا اللہ ہے، نہ کہ اولیاء کرام اور نہ ہی کوئی اور اللہ کے سوا۔ اور جو کسی اور کے بارے یہ عقیدہ رکھے وہ اللہ کے ساتھ اس کو شریک بناتا ہے۔

میرے سرکار کی مٹھی.....

اس شعر میں شاعر یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ دل میرے پیر کے ہاتھوں میں ہیں، جب کہ ربّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ ﴾ (الانعام: ٤٦)

''آپ (ﷺ) پوچھیئے تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے، اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو کیا اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں دوبارہ عطا کر دے۔''

یعنی اللہ کے علاوہ یہ کسی اور کے اختیار میں نہیں ہے، جیسا کہ حدیث رسول ﷺ ہے:

((قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الْجَبَّارِ عَزَّوَجَلَّ اِذَا شَآءَ اَنْ يُقَلِّبَهُ قَلَّبَهُ فَكَانَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ " يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ".)) [1]

اور صحیح مسلم میں ہے:

((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ".)) [2]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم کی ساری اولاد کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے (اور جب چاہتا ہے) دلوں کو پھیر دیتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔''

یہ رسول اللہ ﷺ کا عقیدہ اور وہ نام نہاد مسلمان عاشق کا۔

---

[1] مسند احمد: ٢/ ١٧٣ (٦٦١٠). بسند صحيح

[2] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب كيف شاء: ٢٦٥٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں .....

یہ شعر بھی شرکیہ ہے، کیونکہ صحیح بخاری میں آتا ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((وَاللّٰهُ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى.)) ❶

''کہ اللہ ہی رولاتا اور ہنساتا ہے۔''

اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعاء دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

((اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❷

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔''

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضِلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.)) ❸

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے، عاجزی سے، سستی سے، بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔''

یعنی غم دور کرنا، خوشیاں عطا کرنا یہ اللہ کی طرف سے ہے اور ان کو غیر کی طرف منسوب کرنا شرک ہے۔

جس نے یاغوث .....

مدد ونصرت کے بارے پیچھے گزر چکا ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اھلہ علیہ اذا کان النوح ..... الخ ۲۸۸، صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ (۹۲۹).

❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ: ۳۶۷۹.

❸ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ من الجبن والکسل: ۶۳۶۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی یہ بات کہ (کام سب اس کے بنا دیتے ہیں۔الخ) تو قرآن کہتا ہے:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (النمل: ٦٢)

''یا وہ ذات بہتر ہے جسے پریشان حال جب پکارتا ہے تو وہ اس کی پکار و دعاء کا جواب دیتا ہے، اور ''اس کی تکلیف و پریشانی) کو دور کر دیتا ہے، اور تمہیں زمین میں جانشیں بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی یہ کام کرتا ہے۔ لوگو! تم بہت کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔''

رب تعالیٰ نے دوسرے مقام پر اپنے نبی ﷺ سے فرمایا:

﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (الانعام: ١٧)

''اور اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا کر دے، تو اللہ کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''

ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ قدرت، طاقت، اختیار اور کام بنانا یہ معبود برحق کا کام ہے، جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف ان چیزوں کی نسبت کرتا ہے، گویا وہ اس کو اللہ کے مقابلہ میں ایک اور الٰہ، معبود بناتا ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

پھر اس (مذکورہ بالا شعر) کے نیچے حاشیہ میں لکھا ہے:

''حضور پرنور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے طلبہ کہتے ہیں کہ حضور ہمیں درس دے رہے تھے کہ یکا یک آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، دست اقدس اپنی چادر میں پوشیدہ فرمالیا۔ تھوڑی دیر میں دست اقدس نکالا تو آستین سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ تر ہے۔ ہم بوجہ جلال و ہیبت کے دریافت نہ کر سکے مگر وہ دن اور تاریخ اپنے پاس لکھ لیا، دو ماہ بعد کچھ سوداگر حاضر ہوئے اور نذر و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحائف پیش کئے۔ حضور نے ہمارے آگاہ ہونے کے لئے اُن سے کیفیت پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہاں سے دو ماہ کے فاصلہ پر ہمارا جہاز ڈوبنے لگا تھا اور ہم نے یا شیخ عبدالقادر جیلانی المدد کا نعرہ لگایا۔ اسی وقت دریا میں سے ایک ہاتھ برآمد ہوا، جس نے ہمارے جہاز کو کنارے لگا دیا۔ تاریخ و دن ملایا تو صحیح ومطابق پایا۔'' ❶

مذکورہ بالا اشعار کے بعد جو اس نے حاشیہ لگایا، اس کا رد پہلے ہو چکا ہے، مزید ذیل کی سطور میں آنے والی عبارت میں ہو جائے گا۔

(۶) اولیاء کرام کو اللہ عزوجل نے بڑی طاقت دی ہے۔ ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں اُن کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔ سیاہ و سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی ﷺ کے سچے نائب ہیں، اُن کو اختیارات و تصرفات حضور ﷺ کی نیابت میں ملتے ہیں، علوم غیبیہ اُن پر منکشف ہوتے ہیں، اُن میں بہت کو '' ما کان وما یکون '' اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر سب حضور اقدس ﷺ کے واسطے سے، بے وسطات رسول ﷺ کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہوسکتا۔'' ❷

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الفوز الکبیر مع فوز العظیم، صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں:

((وَلَمْ يَكُنِ الْمُشْرِكُوْنَ يُشْرِكُوْنَ اَحَدًا فِيْ خَلْقِ الْجَوْهَرِ وَتَدْبِيْرِ الْأُمُوْرِ الْعِظَامِ وَلَا يُثْبِتُوْنَ لِاَحَدٍ قُدْرَةً عَلَى الْمُمَانَعَةِ اِذْ اَبْرَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَمْرًا اِنَّمَا كَانَ اِشْرَاكُهُمْ فِي الْأُمُوْرِ الْخَاصَّةِ. الخ))

'' کہ مشرکین جواہر کو پیدا کرنے اور اہم چیزوں کا انتظام کرنے میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کے لیے رکاوٹ ڈالنے کی قدرت ثابت کرتے تھے، اس صورت میں جب کہ اللہ تعالیٰ کسی کام کا اٹل فیصلہ کر لے، ان کا شرک تو

---

❶ برکات قادریت، ص: ۳۵ ❷ بہار شریعت، حصہ اوّل، ص: ۶۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ان چیزوں کے بارے میں تھا جو بعض بندوں کے ساتھ خاص ہوتی ہیں اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ شہنشاہ مطلق جل مجدہ نے بعض بندوں کو خدائی کے مرتبہ سے اعزاز بخشا ہے اور (بندوں) کی خوشی و ناخوشی سبھی بندوں کے حق میں اثر انداز ہوتی ہے، جیسا کہ بادشاہوں میں سے کوئی عظیم المرتبت بادشاہ اپنے مخصوص غلاموں کو سلطنت کے اطراف و جوانب میں بھیج دیتا ہے اور انھیں جزئی معاملات کا فرمانروا مقرر کر دیتا ہے، یہاں تک کہ بادشاہ وقت کی طرف سے کوئی صریح حکم آ جائے، لہٰذا جزئی معاملات کے انتظام کی طرف وہ خود متوجہ نہیں ہوتا ہے اور تمام عباد (رعایا) کے معاملات ان ہی (مخصوصین) کے حوالہ کر دیتا ہے اور ان لوگوں کے معاملات میں جو ان کی (مخصوصین) کی خدمت کرتے ہیں ان کو واسطہ بناتے ہیں ان کی سفارش قبول کرتا ہے، اسی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ مخصوص بندوں کے ذریعہ قرب خداوندی کی جستجو کے ضروری ہونے کے قائل تھے، تاکہ شہنشاہ مطلق کی محبوبیت حاصل ہو سکے اور ضرورت کے مواقع پر ان کی سفارشات ان لوگوں کے حق میں قبول کی جائیں جو ان (مقربین) کے واسطے سے قرب چاہتے ہیں اور جائز سمجھتے تھے، ان امور (خیالات) کی پاسداری میں کہ ان کو سجدہ کیا جائے اور ان کے لیے (جانور) ذبح کیے جائیں اور ان کی قسم کھائی جائے اور ضرورت کی چیزوں میں ان سے مدد مانگی جائے (ان میں) کُنْ فَیَکُوْن کا زور ہونے کی وجہ سے ..... جسے وہ ان ارواح کی طرف متوجہ ہونے کا ذریعہ بناتے تھے۔''

قارئین کرام! معذرت کہ آپ کو اتنی طویل عبارت پڑھنی پڑی، لیکن انصاف کیجیے گا کہ کیا یہ وہی عقائد نہیں جن کو مذکورہ سابقہ اور آنے والے اشعار میں بیان کیا گیا ہے؟ ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ شاہ ولی اللہ چودہ سو (۱۴۰۰) سال قدیم مشرکین کے عقائد بیان کر رہے تھے اور یہ نام نہاد مسلمانوں کے اشعار ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی بات صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة وصفتها ووقتها (رقم: ۱۱۸۵) میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا اَوْ هُوَ يَطُوْفُوْنَ.))

''مشرکین تلبیہ پڑھتے ہوئے کہتے؛ اے اللہ! ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، مگر صرف ایک شریک۔ اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور اس کے مملوک کا مالک نہیں، یہ کلمات کہتے کہتے وہ بیت اللہ کا طواف کرتے۔''

تو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے: ((وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ.....)) ''تم پر اللہ کا عذاب ہو۔'' صرف ((لَبَّيْكَ ..... لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) پر اکتفا کرو۔

قرآن میں ربّ تعالیٰ فرماتا ہے کہ؛

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ ﴾ (الزمر: ۳)

''اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو دوست بنا رکھا ہے، (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔''

غور کیجیے اے عقل والو! رہی بات نبی ﷺ کے غیب دان ہونے یا مختار کل ہونے کی تو قرآن واضح الفاظ میں اعلان کرتا ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ؕ ﴾

(الانعام: ۵۰)

''آپ کہیے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔''

اور یہی بات سورۂ ھود (آیت: ۳۰) میں بیان فرمائی ہے۔ اور سورۂ اعراف (۱۸۸) میں فرمایا:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ﴾

''آپ کہیے میں تو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں، سوائے اس کے جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب کا علم رکھتا تو بہت ساری بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔''

لیجیے جناب مسئلہ صاف ہو گیا، جب اللہ کے نبی ﷺ کو ہی نہ کلی اختیار ہے، نہ غیب کا علم تو باقی کہاں سے مختار و قادر اور مدد کرنے والے اور غیب دان بن گئے؟

(۷) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں یوں کہا گیا ہے:

بندہ قادر کا بھی، قادر بھی ہے عبدالقادر
سرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر
ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر [1]

کارِ عالم کا مدبر.....

یہ عقیدہ مشرکین قدیمہ کے عقیدہ سے بھی بدتر ہے، کیونکہ ان کے بارے تو قرآن کہتا ہے:

﴿ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ﴾

(یونس: ۳۱)

''اور کون ہے جو تمام امور کی دیکھ بھال (تدبیر) کرتا ہے، وہ جواب میں کہیں گے کہ اللہ، تو آپ کہیے کہ پھر تم لوگ شرک سے کیوں نہیں بچتے ہو؟''

(۸) ''باغِ فردوس معروف بہ گلزارِ رضوی'' صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے:

لوحِ محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الأغواث

اس شعر میں یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لوحِ محفوظ میں تبدیلی

[1] حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص: ۷۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں اور عورت کو مرد بنا دیتے ہیں یعنی وہ قادر مطلق بھی ہیں اور اللہ کے فیصلہ تبدیل کرنے والے بھی۔ (معاذ اللہ) پہلی بات کا ردّ تو پیچھے کی آیات میں ہو چکا۔ عقیدہ ثانی کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ﴾ (قٓ: ۲۹)

''میرے فیصلے بدلے نہیں جاتے اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (الشوریٰ: ۴۹۔۵۰)

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا انہیں لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے بے شک وہ بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔''

لیجیے قرآن پڑھیئے اور اشعار پڑھیئے اور موازنہ کیجیے۔

(۹) اور اسی طرح مندرجہ ذیل شعر میں رسول اللہ ﷺ کو تقدیر بدلنے کا مجاز اور مختار کہا گیا ہے:

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پر کڑوڑا تیرا [1]

(۱۰) ''باغِ فردوس معروف بہ گلزارِ رضوی'' کے صفحہ ۲۶ حاشیہ نمبر ۵ کے تحت مرقوم ہے:

''شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ جو سلسلہ سہروردیہ کے امام ہیں، آپ کی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور

[1] حدائق بخشش، حصہ اوّل، وصل اوّل، ص: ٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو آپ نے لوحِ محفوظ میں دیکھا اس میں لڑکی مرقوم تھی۔ آپ نے فرمادیا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے۔ وہ بی بی سن کر واپس ہوئیں۔ راستہ میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ملے۔ آپ کے استفسار پر انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جا تیرے گھر لڑکا ہوگا، مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ بی بی بارگاہِ غوثیت میں اس مولود کو لے کر آئیں اور کہنے لگیں حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے؟ فرمایا: یہاں تو لاؤ، اور کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: یہ دیکھو تو یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ دیکھا تو لڑکا اور وہ یہی شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے حلیہ مبارک میں ہے کہ آپ کی پستان مثل عورتوں کے تھیں۔''

(۱۱) اسی کتاب کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے:

بخدا ایسی حمایت تو نہ دیکھی نہ سنی
پاؤں پھسلے تو جما دیتے ہیں غوث الأغواث
آسرا توڑ نہ ایوب نہ لادِل پر ہراس
بخت خوابیدہ جگا دیتے ہیں غوث الأغواث

(۱۲) پھر صفحہ ۲۸ پر حاشیہ نمبر ۸ کے تحت لکھا:

'' حضور پیرانِ دستگیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اُس کا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اس کا ستر ڈھانک دوں، اور فرماتے ہیں؛ قیامت تک جو کوئی ہمارے سلسلے میں داخل ہو اور اپنے آپ کو ہمارا مرید کہے، بے شک وہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے۔ ہمیشہ ہم اس کے حامی و ناصر و دستگیر ہیں۔ مرتے وقت اس کو توبہ کی توفیق ملے گی۔''

قارئین کرام! اس میں جو دعاویٰ کیے گئے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ مرید کہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو مجھے اس کی حالت کی خبر ہوتی ہے۔ پھر یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی خبر کیوں نہ ہوئی؟ ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی خبر گیری کو کیوں جاتے تھے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خادمہ عورت (جو کہ مسجد کی صفائی کرتی اور مسجد میں رہتی تھی) کی وفات کی خبر کیوں نہ ہوئی؟ تو پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم کیوں نہ ہوا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے بلکہ یہ افواہ ہے؟

اسی طرح موت کے وقت توبہ کی توفیق کی گارنٹی گویا موت علی الایمان کی گارنٹی دی جارہی ہے، جب کہ یوسف علیہ السلام دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ ﴾ (یوسف: ۱۰۱)

''اے اللہ! تو مجھے بحیثیت مسلمان دنیا سے اٹھانا اور نیک لوگوں سے ملا دے۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پیچھے گزر چکی ہے کہ:

((صَرِّفْ قَلْبِیْ طَاعَتِكَ.))

اور شعر نمبر ۶ میں تو جو بعد از وفات مدد کا دعویٰ کیا گیا ہے، گویا اس نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہے، کیوں کہ مدد و نصرت کرنا اِلٰہ کا کام ہے، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اور رب تعالیٰ نے سورۃ انعام میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ ﴾ (الانعام: ۹۴)

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افتراء پردازی کرتا ہے، یا کہتا ہے کہ مجھ پر وحی اتری ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں اتری، اور اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے کہ جو کہتا کہ جیسا کلام اللہ نے اتارا ہے ویسا ہی میں بھی لاسکتا ہوں۔''

لیجیے جو اللہ جیسی وحی لانے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے لیے یہ وعیدیں ہیں اور جو الٰہی صفات کا دعویٰ کرے، اس کے لیے کیا ہوگا؟

(۱۳) ''نالہ امدادِ غریب'' میں لکھا ہوا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا رسولِ کبریاء فریاد ہے، یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے ❶

(۱۴) ایک صاحب نے رقم کیا ہے:

''انبیاء ومرسلین، اولیاء وصالحین سے ان کے وصال کے بعد استعانت واستمداد جائز ہے۔ اولیاء اللہ بعدِ انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔'' ❷

(۱۵) مزید لکھا ہوا ہے:

''صوفیہ کے مشائخ سختی کے وقت اپنے پیروں اور مریدوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔'' ❸

(۱۶) ''سیّد اَحمد بدوی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا؛ جسے کوئی حاجت ہو تو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر اپنی حاجت مانگے تو میں اس کی حاجت کو پورا کروں گا۔'' ❹

قارئین کرام! حالانکہ قبروں والے تو مٹی ہو گئے، کسی کو کیا دیں گے؟

﴿ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ﴾ (النحل: ۲۰،۲۱)

''اور اللہ کے سوا وہ دوسری ہستیاں (انبیاء وصلحاء) جن کو لوگ پکارتے ہیں، کسی چیز کے بھی خالق نہیں، بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں، مردہ ہیں، ان میں جان کی رمق بھی باقی نہیں، انہیں تو اتنا بھی شعور نہیں کہ کب دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔''

---

❶ کلیاتِ امدادیہ، ص: ۹۰. ❷ رسالہ حیات الموات، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ٤/ ۳۰۰.

❸ أیضًا، بحوالہ فتاوی رضویہ ٤/ ۳۰۰.

❹ انوار الإنتباء في نداء یا رسول اللہ، بحوالہ مجموعہ رسائل رضویہ ۱/ ۱۸۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں میں پڑے ہوئے سن بھی نہیں سکتے:

﴿ وَ مَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴾ (فاطر: ۲۲)

''اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں میں (مدفون) ہیں۔''

کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتے:

﴿ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ﴾ (فاطر: ۱۳)

''اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں۔''

(۱۷) ''اللہ کے سوا کچھ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے کہ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں۔'' [1]

(۱۸) ایک صاحب رقم طراز ہیں:

ا ''بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں۔''

ب ''وفات یافتہ بزرگوں کی روح سے امداد کے مسئلہ میں علماء دیوبند کا خیال بھی وہی ہے جو عام اہل سنت والجماعت کا ہے۔'' [2]

(یہاں اہل سنت والجماعت سے مراد فرقہ بریلوی ہے، جو انڈیا سے شروع ہوا۔)

پھر اس کے بعد مولوی قاسم نانوتوی صاحب کا مرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں جسد عنصری کے ساتھ آنے کا واقعہ نقل کیا ہے۔ یہی واقعہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب ''ارواحِ ثلاثہ'' صفحہ ۲۲۲ میں درج کیا ہے۔

(۱۹) ایک صاحب نے رقم کیا ہے:

''بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا اور خدا ظاہر بندہ۔'' [3]

(۲۰) اسی طرح صفحہ ۸۱ میں لکھا ہے:

---

[1] الأمن والعلی، ص: ۲۹.

[2] حاشیہ سوانح قاسمی ۱/ ۳۳۲.

[3] شمائم امدادیہ، ص: ۳۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فقیر مرتا نہیں صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا، جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا ہے۔ فرمایا (حضرت صاحب نے) کہ میں نے حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا تھا۔''

(۲۱) ''اولیائے کرام ایک ہی جگہ سارے عالم کو اپنے کف و دست کی طرح دیکھتے ہیں اور بعید و قریب کی آوازیں سنتے، یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرتے اور صدہا کوس پر حاجت مندوں کی حاجت روائی کر سکتے ہیں۔'' [1]

(۲۳) ''نبی ﷺ ہر آن ہر مقام پر حاضر و ناظر ہیں۔'' [2]

جب کہ قرآن کہتا ہے:

﴿ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (الانعام: ٦٨)

''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں کے خلاف باتیں بناتے ہیں تو آپ ان سے اعراض کیجیے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنے لگیں اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھئے۔''

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ نبی ﷺ اٹھ جانے کے بعد وہاں حاضر نہیں ہوا کرتے تھے اور نہ ہی ناظر (یعنی ان کو دیکھنے والے) ہوتے تھے، اگر اٹھ جانے کے بعد بھی حاضر و ناظر ہیں تو پھر کیا ربّ تعالیٰ نے معاذ اللہ اپنے نبی ﷺ کو ایک لغو حکم صادر فرمایا؟

اور جب نبی ﷺ حاضر و ناظر نہیں ہو سکتے تو کوئی اور کیسے؟

(۲۴) صرف انبیاء و اولیاء ہی نہیں، بلکہ امام بریلویت جناب اُحمد رضا خان بریلوی بھی

---

[1] جاء الحق، ص: ۲۳. [2] تسكين الخواطر في مسئلة الحاضر والناظر، ص: ٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صفت میں ان کے شریک ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک پیروکار ارشاد کرتے ہیں:

''اُحمد رضا آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں، وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔'' ❶

(۲۵) ''انبیاء کرام مخلوق کی اندرونی حالت اور ان کی ارواح پر تصرف کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اس قدر قدرت و قوت ہے، جس سے مخلوق کے ظاہر پر تصرف کر سکتے ہیں۔'' ❷

(۲۶) ''جب حضور کچھ چاہ لیں تو اس کے خلاف نہیں ہوسکتا اور نہ کوئی اس کو روک سکتا ہے اور آپ کی زبان کن کی کنجی ہے۔'' ❸

جب حضور ﷺ کچھ چاہ لیں.....

مگر قرآن کہتا ہے:

﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ﴾ (القصص: ٥٦)

''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ہیں، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

سعید بن مسیّب اور انہیں ان کے والد مسیّب بن حزن صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((اَنَّ اَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ أَىْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ: يَا اَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ آخِرُ شَىْءٍ كُلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ ﴿ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ

---

❶ انوار رضا، ص: ٢٤٦. ❷ جاء الحق، ص: ١٩٥، ١٩٦.

❸ سلطنت مصطفی، ص: ٣٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِي قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾ [التوبه: ۱۱۳] ﴿ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ ﴾ [القصص: ٥٦] .))

''جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چچا کلمہ'' لا الہ الا اللہ'' ایک مرتبہ کہہ دو اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے لے) ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی، اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا، اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے؟ یہ دونوں انہی کلمات پر زور دیتے رہے، اور آخری کلمہ جو ابوطالب کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے لیے اس وقت تک دعاءِ مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کردیا جائے گا۔ چنانچہ (سورۂ براۃ رتوبہ) میں یہ آیت اتری؛'' نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے دعاءِ مغفرت کریں، خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ دوزخی ہیں۔'' اور'' سورۂ قصص'' میں یہ آیت اتری کہ؛'' بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں عطا کرسکتے۔'' [1]

دیکھئے جناب! چاہت نبی ﷺ تو ہدایت ابوطالب ہے، لیکن کیا ابوطالب کو کلمہ توحید پڑھنا نصیب ہوسکا؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

قارئین کرام! المختصر ان نام نہاد مسلمانوں کے عقائد واعمال مشرک اقوام کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ گزشتہ اقوام کے شرک میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اکثر قومیں'' شرک فی الاسماء'' کی مرتکب رہی ہیں۔ بالکل اسی طرح آج بھی اولیاء اللہ کو خدائی ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے،

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قصه ابی طالب: ۳۸۸٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو کہتے ہیں ''داتا'' تو کسی کو ''لکھ داتا'' کوئی ''غوث'' تو کوئی ''مشکل کشا'' اور ''دستگیر'' ہے۔ کسی کو ''گنج بخش'' کہتے ہیں اور کسی کا نام ''غوثِ اعظم'' اور ''قطب عالم'' رکھا ہوا ہے۔

مشرکین مکہ کام شروع کرتے وقت ''بسم اللہ، باسم لات'' کہتے تھے۔ یہ لوگ ''یا پیر استاد رکھیں لاج'' کہہ کر کام شروع کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کا وظیفہ حاجات ''علی نبی'' ''اللہ پنجتن پاک'' ہے اور ان کا ورد زبان ''اللہ نبی'' جیسے کلمات ہیں۔

ہندو اپنے بچوں کے نام، مشرکانہ نام ''دیوی دتہ، گوراندتہ'' رکھتے ہیں، تو یہ لوگ اپنے بچوں کا نام ''پیراں دتہ'' اور ''میراندتہ'' رکھتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہوا کہ وہ لوگ مشرک اور کافر ہیں اور یہ لوگ کلمہ گو اور عاشق رسول؟

کس قدر بدقسمتی ہے کہ یہ نام کے مسلمان مشرکون الاوّلون کے نقش پا پر چل رہے ہیں، شرک کی شراب وہی کہنہ شراب ہے، مگر فی زمانہ عشق و محبت کے خوشنما پیمانوں میں بک رہی ہے، عشق رسول کے نام سے کتابیں لکھی گئی ہیں، جن کے سرورق ''شانِ مصطفیٰ''، ''سلطنتِ مصطفیٰ''، ''جاء الحق''، ''شانِ حبیب الرحمٰن''، ''حدائق بخشش''، ''بہارِ شریعت'' ایسے خوبصورت اسلامی لیبلوں سے مزین ہیں، مگر ان کے اندر زہر ہے۔ جس نے اسلامی توحید کے عقیدہ کو مجروح کر رکھا ہے۔ سم قاتل ہے۔ جس نے دین حنیف کی روح کو فنا کر دیا ہے عوام بیچارے کیا جانیں کہ زہر ہلاہل بھی تو شوگر کوٹڈ کر کے کھلائی جاسکتی ہے، مگر نتیجہ اس وقت کھلتا ہے، جب وہ بدن میں مستحیل ہو کر جان سے مار ڈالتی ہے، اسی طرح ان مے فروشوں اور محبت کے متوالوں کی آنکھ اس وقت کھلے گی۔ جب شرک کا نتیجہ عذاب جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ عرب میدانِ مسابقت میں کہتے ہیں۔

فَسَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ
ءَ فَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِكَ أَمْ حِمَارُ

''میدان مقابلہ کا جب گرد و غبار بیٹھ جائے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ تو گھوڑے پر سوار تھا یا گدھے پر، ہارا ہے یا جیتا ہے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ گو مشرک:

سوال:..... کیا کلمۂ توحید پڑھنے والے لوگوں کو مشرک کہا جا سکتا ہے؟

جواب:..... ہاں! کلمہ توحید پڑھنے والے لوگوں کو مشرک کہا جا سکتا ہے جب وہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد غیر اللہ کو مالک ومختار، مشکل کشا، حاجت روا، اور حلال وحرام کا مختار سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (یوسف: ۱۰۶)

''اوران میں سے اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے۔''

(احمد رضا)

''اور نہیں ایمان لاتے ان میں سے اکثر اللہ کے ساتھ مگر اس حالت میں کہ وہ شرک کرنے والے ہوتے ہیں۔'' (پیر محمد کرم شاہ، سجادہ نشین بھیرہ، ضیاء القرآن ۲/۴۶۲)

''اوران میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود بھی شرک ہی کرتے ہیں۔''

(غلام رسول سعیدی، شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی نمبر ۳۸، تبیان القرآن ۵/۸۷۵)

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ، اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''اکثر و بیشتر انسانوں کا حال یہ بھی ہے کہ وہ اپنی زبان سے تو اللہ کے وجود اور اس کے خالق و مالک ہونے کا اقرار کرتے ہیں، لیکن عمل کی زندگی میں مشرک ہوتے ہیں، اللہ کے بجائے غیروں کی پرستش کرتے ہیں، انسانوں کو اللہ کے بیٹے اور فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہتے ہیں، جو شرکِ اکبر ہے، اور جس کا شرک ہونا واضح اور جلی ہے۔ شرک کی ایک دوسری قسم شرکِ خفی ہے، جس میں اکثر لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں اور انھیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے۔

حسن بصری اس آیت کے ضمن میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ منافق ہے جو لوگوں کے دکھلاوے کے لیے نیک کام کرتا ہے، وہ مشرک ہے، اس لیے کہ اس نے عبادت میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک بنایا۔ وہ اگرچہ اللہ کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتا ہے، لیکن اللہ کے لیے اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبودیت میں مخلوق نہیں ہوتا ہے، بلکہ حصولِ دنیا یا جاہ ومنزلت کی خاطر نیک عمل کرتا ہے، یہی وہ شرک ہے، جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی طور پر پایا جائے گا۔ (صحیح ابن حبان)

معلوم ہوا کہ جو نیک کام بھی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کیا جائے گا، وہ شرک ہے۔ [1]

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ الْأَوْثَانَ.)) [2]

''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت میں سے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں گے، اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پرستش کریں گے۔''

رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی اس وقت بالکل سچ ثابت ہوتی ہے، جب لوگ قبور کی عبادت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور یقیناً قبر کی پرستش کرنا بت پرستی ہی تو ہے۔ رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَّسَاجِدَ.)) [3]

''اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا (کہ اس کی پرستش کی جائے) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسی قوم پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

ردّ المحتار میں لکھا ہوا ہے:

((اَصْلُ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ اِتِّخَاذُ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ مَسَاجِدَ.)) [4]

---

[1] تیسیر الرحمٰن، ص: ۷۰۱ [2] صحیح سنن ابو داؤد للألبانی ۲/ ۹۔۱۰، رقم: ٤٢٥٢، مسند أحمد ٥/ ٢٧٨، ٢٨٤، مسند أبو داؤد طیالسی، رقم: ٩٩١، مستدرك حاكم ٤/ ٤٤٨.

[3] مسند أحمد ٢/ ٢٤٦، رقم: ٧٣٥٨، مسند حمیدی، رقم! ١٠٢٥، مصنف عبدالرزاق ٨/ ٤٦٤.

[4] اكمل البيان، ص: ٤٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بتوں کی پرستش کا اصل سبب صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا ہے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَالَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ قُبُوْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَيَحُجُّوْنَ اِلَيْهِمْ لِيَدْعُوْهُمْ وَلِيَسْأَلُوْهُمْ اَوْ لِيَعْبُدُوْهُمْ وَيَدْعُوْهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ.)) [1]

''اور جو لوگ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی قبروں کی زیارت کرنے کے لیے آتے ہیں، اور وہ اس غرض سے آتے ہیں کہ انہیں پکاریں اور ان سے سوال کریں یا ان کی عبادت کی غرض سے آتے ہیں تو وہ مشرک ہیں۔''

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُوْا الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ.)) [2]

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذی الخلصہ پر حرکت کریں گے۔ اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔''

''سرین حرکت کریں گے'' کا مطلب ہے کہ اس بت کے گرد طواف کریں گے۔

معلوم ہوا کہ قبل از قیامت امت مسلمہ میں بت پرستی، (جسے ادنیٰ سا مسلمان بھی شرک سمجھتا ہے) داخل ہو جائے گی، اور ایسے لوگ مشرک کہلانے کے حق دار ہیں۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

بعض لوگ عدم فہم کی بنیاد پر کہہ دیتے ہیں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شرک آ جانے کا

---

[1] الرد على الأخنائي، ص: ٥٢.

[2] صحيح بخاري، كتاب الفتن، باب تغير الزمان حتى تعبد الأوثان، رقم: ٧١١٦، صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة، رقم: ٢٩٠٦، مسند أحمد ٢/ ٢٧١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق اندیشہ نہیں ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.)) [1]

''اللہ کی قسم! مجھے اس کا ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے، بلکہ اس کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا حاصل کرنے میں رغبت کرو گے۔''

ازالہ:

اوّلاً :.....اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ امت مسلمہ مجموعی طور پر شرک کا ارتکاب نہیں کرے گی۔ البتہ بعض افراد اور قبیلے شرک کریں گے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ''فتح الباری: ۲۱۱/۳'' میں لکھتے ہیں:

((قَوْلُهُ: " مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا " أَيْ عَلٰى مَجْمُوْعِكُمْ لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ وَقَعَ مِنَ الْبَعْضِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى.))

''رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''کہ مجھے تمہارے متعلق شرک کا اندیشہ نہیں'' کا معنی یہ ہے کہ تم مجموعی طور پر مشرک نہیں ہو گے۔ لہٰذا امت مسلمہ میں سے بعض (افراد و قبائل) کی طرف سے شرک کا وقوع ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔''

ثانیًا :.....اس حدیث کا معنی و مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کے مخاطب صحابہ کرام ہوں، کہ آپ ﷺ کے بعد وہ شرک نہیں کریں گے، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

((وَأَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يُشْرِكُوْنَ بَعْدَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشہید، رقم: ۱۳۴۴.

[2] فتح الباری: ۶/ ۶۱۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً آپ ﷺ کے بعد آپ کے اصحاب شرک نہیں کریں گے، پس اسی طرح ہوا کہ کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ سے شرک و بدعت سرزد نہیں ہوئے۔''

پس اس حدیث سے مشرکین و مؤلین کا استدلال درست نہیں ہے۔ ((وَفِيْ هٰذَا كَفَايَة لِمَن له دراية.))

أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حقیقت کے تناظر میں:

قرآنِ کریم سے یہ معلوم ہے کہ '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ''کو پکارنا ان کی عبادت ہے، اور چونکہ عبادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی روا نہیں، اگر کوئی کرے گا تو مشرک ہو جائے گا۔ لہٰذا '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ '' کو پکارنے والے ان کی عبادت کر کے صریحاً شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس پر علماء سوء و مبتدعین سے اور تو کچھ بن نہیں پاتا، وہ سادہ لوح عوام کو یہ کہہ کر فریب دیتے ہیں کہ '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ''سے مراد ''بت'' ہیں اور اولیاء اللہ و انبیاء اس زمرے میں نہیں آتے۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ''کا لفظ نبی پر بھی بولا گیا ہے نبی کی ماں پر بھی، اور دوسرے بزرگوں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ﴾

(آیت: ۲۰،۲۱)

''اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں، زندہ نہیں۔ اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

اب ظاہر ہے کہ ''مردہ'' کا لفظ ''بتوں'' پر نہیں بولا جاتا، بت تو بت ہی ہوتا ہے۔ پھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں میں بت کوئی بھی دفن نہیں کرتا، قبروں میں انسان ہی دفن ہوتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ الاحقاف میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ ﴾ (الاحقاف: ٥،٦)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے، اور ان کو ان کے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو۔ اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے، وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے انکار کردیں گے۔''

آیت (۵) میں '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ '' کے الفاظ موجود ہیں، جب کہ اس سے اگلی آیت (٦) میں فرمایا: ''اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے انکار کردیں گے۔''

اب سوچ لیجئے، بت بیچارے دوستی دشمنی اور اقرار وانکار کیا جانیں؟ فافہم وتدبر!

اور سورۃ الأعراف کی (آیت:۱۹۴) میں تو فیصلہ ہی کردیا گیا ہے، فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ ﴾

''جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم اُن کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔''

یعنی جن '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ''کو تم پکارتے ہو، وہ تمہاری مثل بندے ہیں!

اب بھی اگر کوئی '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ '' سے صرف بت ہی مراد لے، تو یہ اس کی مرضی ہے، قرآنِ مجید اس کی تائید نہیں کرتا۔ ہاں بلکہ قرآنِ مجید یہ بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جائے، وہ '' مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ '' میں داخل ہے، اور اس کی عبادت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک ہے۔

مذکورہ بالا آیات کے علاوہ سورۃ الکہف (الآیۃ:۱۰۲) میں ارشاد ہوا:

﴿ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ ﴾

''کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا کارساز بنائیں گے؟ ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔''

یہاں بھی ''بندوں'' پر ''مِنْ دُوْنِيْ'' کے لفظ کا استعمال ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ان بندوں کو کارساز بنانے والوں کو کافر قرار دے کر جہنم کی وعید بھی سنا دی گئی ہے۔

سورۃ المائدہ میں فرمایا:

﴿ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط ﴾ (المائدہ: ۱۱۶)

''جب اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو۔''

اب دیکھ لیجئے، یہاں ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' کا لفظ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی بولا گیا ہے جو نبی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر بھی، جو یقیناً ولیہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل ہی نہیں فرمائی۔ ذرا دیکھئے تو ان ''مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' کے بارے میں قرآنِ مجید کیا بیان فرما رہا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ ﴾ (الحج: ۷۳)

''اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، اسے غور سے سنو، بلاشبہ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے، اگرچہ سب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب جمع ہو کر بنانا چاہیں۔ اور اگر کبھی مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے چھڑا تک نہیں سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں ہی کمزور ہیں۔''

اب بھی اگر کوئی ولیوں، بزرگوں، پیروں، فقیروں کو پکارے، ان کے نام کی دہائی دے، ان سے مدد چاہے، مشکلات و مصائب میں ان سے فریاد کرے، انہیں مختار و حاجت روا جانے، ان کی قبروں کے چکر کاٹے، وہاں سجدے کرے، تو یقیناً وہ عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتا ہے۔ ایسا شخص خود بھی فریب خوردہ ہے اور دوسروں کو بھی دھوکا دے رہا ہے:

﴿ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾ (البقرہ: ۹)

''(یہ لوگ) اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں (یہ لوگ) اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں اور سمجھ نہیں رہے ہیں۔''

ذاتی اور عطائی کی بحث:

شرک کی تائید میں ایک اور عُذر بارد پیش کیا جاتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ بالذات عالم الغیب، خالق، اور رازق ہے اور انبیاء و اولیاء عطائی طور پر، اللہ تعالیٰ بالذات متصرف فی الامور ہے۔ اور انبیاء و اولیاء عطائی طاقت سے متصرف ہیں، اسی طرح دوسری سب مافوق الاسباب طاقتیں اللہ تعالیٰ کو بلاواسطہ حاصل ہیں اور ان کو بالواسطہ، لہٰذا قرآن پاک میں جہاں بھی ان صفات کی غیر اللہ سے نفی کی گئی ہے وہاں بالذات اور بالاستقلال کی نفی ہے، نہ کہ بالعرض اور بالواسطہ کی۔ حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مشرکین مکہ اپنے شرکاء کو مستقل بالذات نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ محض سفارشی اور تقرب الٰہی کا ذریعہ جان کر پوجتے تھے۔ مگر پھر بھی ان کو مشرک کہا گیا ہے۔

امام رازی تفسیر کبیر ۲/۱۱۲ میں آیت ﴿ لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا ﴾ .....'' پس تم اللہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک اور مقابل نہ ٹھہراؤ'' کے تحت رقم طراز ہیں:

((إِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْعَالَمِ أَحَدٌ يُثْبِتُ لِلّٰهِ شَرِيْكًا يُسَاوِيْهِ فِي الْوُجُوْدِ وَالْقُدْرَةِ وَالْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ، وَهٰذَا مِمَّا لَمْ يُوْجَدْ إِلَى الْآنِ ..... وَأَمَّا إِتَّخَاذُ مَعْبُوْدٍ سِوَى اللّٰهِ تَعَالَى فَفِي الذَّاهِبِيْنَ إِلٰى ذٰلِكَ كَثْرَةٌ.)) انتهٰى.

''یعنی دنیا بھر میں کوئی بھی ایسا مشرک نہیں ہے جو اللہ کا ایسا شریک مانتا ہو جو وجود، قدرت، علم اور حکمت میں اس کے برابر ہو، یہ بات ایسی ہے جو آج تک نہیں پائی گئی ..... باقی رہا اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنانا تو اس کی طرف جانے والے بہت ہیں۔''

اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ مشرک ہمیشہ معبود حقیقی اور معبودانِ باطلہ کے درمیان بالذات اور بالعرض کا فرق کرتے چلے آئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ مشرکین مکہ طواف بیت اللہ کے وقت یہ تلبیہ پڑھا کرتے تھے:

((لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ.)) [1]

''اے اللہ! ہم تیری عبادت کے لئے حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے، سوائے اُس شریک کے جو تیری مخلوق ہے، تو اُس کا بھی مالک ہے اور اُس کے اختیارات بھی تیرے قبضے میں ہیں۔''

اس تلبیہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ اگرچہ بالذات اور مستقل طور پر اللہ کے ساتھ کارسازی، اور فریاد رسی اور تصرفات و اختیارات میں کوئی بھی شریک اور حصہ دار نہیں ہے، لیکن اس کے بندوں میں ایسے بزرگ اور اہل اللہ لوگ بہرحال موجود ہیں جن کو ملکیت عطائیہ حاصل ہے، اور اسی عطاء خداوندی کی وجہ سے وہ تصرفات و

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۲۸۱۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیارات اور کارسازی و حاجت روائی میں اللہ کے شریک ہیں۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ''بدور بازغہ'' صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴ میں لکھا ہے کہ:

''مشرکین کا عقیدہ یہ تھا کہ جہاں کا مدبر (بالذات) تو خدا تعالیٰ ہی ہے، مگر وہ اپنے بعض بندوں کو جزوی تصرف کا اختیار دے دیتا ہے، یہی عقیدہ یہود و نصاریٰ کا ہے اور یہی عقیدہ فی زمانہ منافقین امت محمدیہ کا ہے۔''

اسی بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ فَمَنْ؟))

''تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی سانہہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر کون ہوسکتا ہے؟'' [1]

ان سب دلائل و براہین سے ثابت ہوتا ہے کہ شرک یہی ہے کہ غیر اللہ کو غیر مستقل اور بالعرض معبود و متصرف مانا جائے، یا اس خیال سے حاجات میں پکارا جائے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ طاقت وقوت سے میری حاجت کو جانتا، غائبانہ ندا کو سنتا اور فریاد رسی کرسکتا ہے، یہی وہ شرک ہے جس کی تردید کے لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوئی۔ پس قرآنِ مجید میں جہاں غیر اللہ کے عالم الغیب، متصرف فی الامور اور مالک ومختار وغیرہ ہونے کی نفی کی گئی ہے، اس سے مراد عطائی صفات ہی کی نفی ہے۔ کیونکہ بالذات ان صفات فاعلیہ کا کسی ممکن الوجود میں پایا جانا خود محال ہے، بلکہ کوئی صفت اور کوئی کمال بھی کسی مخلوق میں ذاتی نہیں ہے۔ سب عارضی

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ٣٤٥٦، مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیهود ٢٦٦٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مستعار ہے۔

پس ان حقائق کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ انبیاء و اولیاء عطائی طور پر عالم الغیب متصرف فی الامور اور غائبانہ فریاد رس ہیں، اور اللہ تعالیٰ بالذات ان صفات سے متصف ہے، اور یہ کہنا کہ غیر اللہ سے ان صفات کی نفی بالذات کی نفی ہے بالعرض کی نفی نہیں ہے بالکل لغو اور فضول بلکہ شرک ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ